بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

اخبارِ احمدیہ

مغربی جرمنی

شمارۂ خصوصی

مدیر مغفور احمد

نبوت ۱۳۶۵ ہش
نومبر 1986ء

کتابت
نصراللہ ناصر
مقصود الحق

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ یورپین اجتماع کے موقع پر مغربی جرمنی تشریف لائے اور خدام کو اپنے روح پرور خطابات سے نوازا حضور اقدس نے میونخ مشن کا افتتاح بھی فرمایا۔ حضور کے دورہ کی مصروفیات کی رپورٹ کا ایک حصہ اس شمارہ میں ہدیۂ قارئین ہے باقی حصہ آئندہ شمارہ میں پیش کیا جائیگا۔ انشاء اللہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ یورپین اجتماع کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مغربی جرمنی میں تشریف آوری

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ یورپین اجتماع کے موقعہ پر ازراہ شفقت 23 اکتوبر کو لندن سے مغربی جرمنی تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قیام کے دوران خدام کے اجتماع سے افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمائے۔ علاوہ ازیں دوران اجتماع مجالس عرفان منعقد ہوئیں۔ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے علاوہ حضور نے جرمن دوستوں کیلئے ایک استقبالیہ تقریب میں بھی شرکت فرمائی اور پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا۔ حضور اپنے قیام کے دوران مختصر سے دورے پر میونخ بھی تشریف لے گئے جہاں آپ نے نئے مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔

فرانکفرٹ میں حضور کی آمد اور استقبال

۲۳ اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ مع قافلہ لندن سے بذریعہ کار روانہ ہوکر ۳۰-۳ بجے سہ پہر بیلجیم کی بندرگاہ اوسٹ اینڈ پہنچے جہاں جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے امیر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب معہ نیشنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی فلاح الدین خانصاحب اور اسمٰعیل نوری صاحب حضور اقدس کے استقبال کیلئے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے ہر سہ افراد کو شرف مصافحہ و معانقہ بخشا۔ حضور ایدہ اللہ نے مکرم امیر صاحب سے کچھ دیر گفتگو فرمائی اور پھر قافلہ فرانکفورٹ کیلئے روانہ ہوگیا۔ ادھر جوں جوں فرانکفرٹ میں حضور کی تشریف آوری کا وقت قریب آتا گیا مسجد نور میں اپنے آقا کا استقبال کرنے والوں کے چہروں پر تمکنت اور مسرت پہلے سے زیادہ دکھائی دینے لگی۔ سات بجے کر پینتالیس منٹ پر جونہی حضور اقدس کی کار مسجد کے گیٹ کے سامنے پہنچی تو خدام احمدیت نے نہایت ہی ادب اور وقار کیساتھ حضور کو اهلاً و سهلاً و مرحبا کہا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے استقبال کیلئے آئے ہوئے تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اور پھر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ اس دوران حرم حضرت اقدس کا استقبال (مشن ہاؤس) مسجد نور میں موجود لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے کیا۔ حضور کے قافلہ میں مکرم ہادی علی چوہدری صاحب پرائیویٹ

اس شمارہ میں:-

حضور ایدہ اللہ کے دورہ کی رپورٹ
مرتبہ قمر احمد عطاء

حضور ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب
برموقع
سالانہ یورپین اجتماع کا مکمل متن
مرتبہ مقصود الحق

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان
اور
جلسہ سیرۃ النبی، حضور کا ریڈیو پرانٹرویو اور دیگر جماعتی اعلانات

سیکرٹری، مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت مکرم مرزا عبدالرشید صاحب۔ مکرم ملک اشفاق احمد صاحب اور مکرم غلام سرور صاحب آف شیخوپورہ شامل تھے۔ کچھ ہی دیر کے بعد حضور نے مسجد میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔ نماز کے بعد حضور نے مکرم امیر صاحب اور نیشنل قائد صاحب سے اجتماع کے جملہ انتظامات اور مہمان خدام کی رہائش کے انتظام کے بارے میں استفسار فرمایا۔ مکرم نیشنل قائد صاحب نے عرض کیا کہ ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو جملہ انتظامات میں مصروف عمل ہے اور بیرون ممالک سے آنیوالے مہمانوں کی رہائش کا انتظام فرانکفورٹ میں کیا گیا ہے۔ بعد ازاں حضور نے انتظامات اور پروگرام کا جائزہ لینے کیلئے مکرم امیر صاحب اور نائب امیر صاحب کو میٹنگ کیلئے بلایا۔ حضور نے پروگرام میں کچھ تبدیلی فرمائی اور ہدایات ارشاد فرمائیں۔

خطبہ جمعہ

اگلے روز مورخہ ۲۴ اکتوبر کو ۱۲:۳۰ بجے دوپہر حضور ایدہ اللہ نے ناصر باغ گروس گیراؤ میں تشریف لاکر جمعہ پڑھایا اور بعد میں خدام کے اجتماع سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی پیشگوئیاں اپنی ذات میں واضح، قطعی اور یقینی ثبوت رکھتی ہیں اور محض پیشگوئیوں کا رنگ اسطرح کا نہیں کہ اگر کوئی اسوقت تک زندہ رہا تو دیکھ لے گا بلکہ وہ ایسے شواہد رکھتی ہیں جنکا تعلق دو قسم کے مضامین سے ہے اوّل نظریاتی لحاظ سے انکے اندر وہ مواد موجود ہوتا ہے جو عقلوں کو مطمئن کرنے والا ہے دوسرے مشاہداتی لحاظ سے کسی دور کی پیشگوئی سے پہلے انسان اپنی آنکھوں کے ساتھ اس پیشگوئی کا پہلا حصّہ پورا ہوتا دیکھ لیتا ہے جسے دیکھنے کے بعد دل اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ جو دور کے زمانے کی پیشگوئی ہے وہ بھی پوری ہوگی۔ حضور نے آیت قرآنی اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الاسلام ...... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ آیت اپنی ذات میں ایک دلیل رکھتی ہے کہ اس آیت کا اطلاق صرف آخری دنیا میں نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی ہوتا ہے۔ یہ پیشگوئی کی جارہی ہے کہ اسی دنیا میں جیتے جی ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کو چھوڑنے والا ہر دین اپنے متبعین کو چھوڑدے گا یعنی اپنے کیئے ہوئے وعدے انکے ساتھ پورے نہیں کرے گا۔ انسان بحیثیت مجموعی اپنے گھاٹے کو دیکھ لے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اسوقت دنیا میں جو حالات گزر رہے ہیں وہ اس قرآنی پیشگوئی کے عین مطابق ہیں۔

افتتاح اجتماع خدام الاحمدیہ

اپنے افتتاحی خطاب میں حضور نے خطبہ جمعہ کے مضمون کے تسلسل میں فرمایا کہ اسلام کا خلاصہ امن ہے اور یہ امن انسان کی ذات سے شروع ہوتا ہے جبتک اس کا آغاز انسان کی ذات سے شروع نہ ہو اس وقت تک بیرونی امن کا دعویٰ بالکل بے معنی اور لغو بات ہے۔ حضور نے طمانیت قلب پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ امن حاصل کرنیکا موثر اور قوی ذریعہ ذکر الٰہی ہے۔ حضور نے فرمایا جب آپ اسلام کا نام لیکر دنیا میں اسلام کی فتح کی باتیں کرتے ہیں تو اسکا آغاز اپنے نفس سے کریں۔ حضور نے قرآن کے بیان کے مطابق اسکے گُر بتائے اور خدا سے دائمی تعلق پیدا کرنیکی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام کے سفر کا آغاز یہاں سے شروع ہوتا ہے جب ذکر الٰہی سکینت بخشتا ہے۔

حضور نے خدام کی خوشکن حاضری پر بڑا اظہار خوشنودی فرمایا۔ حضور کا یہ خطاب 35 منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور نے دعا کروائی اور پھر فرانکفورٹ واپس تشریف لے آئے۔ اس سے قبل نماز جمعہ کے بعد حضور پنڈال سے باہر تشریف لے گئے اور لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ اس موقعہ پر یورپ کے نیشنل، ریجنل قائدین اور قائدین مجالس کو حضور سے مصافحہ کرنیکا شرف حاصل ہوا۔

ملاقاتیں

سہ پہر کو مسجد نور فرانکفرٹ میں ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ قرب وجوار سے آئے ہوئے قریباً ایک صد احباب نے حضور سے انفرادی یا مع فیملی ملاقات کی۔ اسی روز شام سات بجے حضور نے ناصر باغ آکر نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں اور پھر مجلس عرفان میں رونق افروز ہوئے۔ کھچا کھچ بھرے ہوئے پنڈال میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ حضور نے مذہب فلسفہ، علوم جدید، سائنس اور کئی ایک دیگر موضوعات پر سوالوں کے

نہایت جامع، پُر مغز اور پُر معارف جوابات دیئے۔ سامعین ہمہ تن گوش ہو کر اس محفل کا لطف لے رہے تھے اور ممکن تھا کہ یہ نہایت دلچسپ محفل ختم نہ ہونے میں آتی کہ بسوں کی روانگی کے پروگرام کی وجہ سے حضور نے اسکے اختتام کا اعلان فرمایا۔ جو دوست سوال نہ کر سکے حضور نے انہیں اگلے روز پہلے سوال کرنیکی اجازت دی۔

اگلے روز صبح ۱۰ بجے حضرت امیر المؤمنین مسجد نور کے سامنے والی سپورٹس گراؤنڈ میں خدام کے کھیلوں کے مقابلے دیکھنے کیلئے تشریف لائے۔ حضور نے فٹبال کا فائنل میچ ملاحظہ فرمایا۔ موسم کی خرابی، بارش اور سردی کے باوجود حضور میچ کے اختتام تک تشریف فرما رہے اور خدام کے مقابلوں میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ بعد ازاں حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ 11 بجے خواتین کی اجتماعی ملاقات تھی چنانچہ حضور نے مسجد میں تشریف لاکر خواتین سے خطاب فرمایا اور انکے سوالوں کے جوابات دیئے۔ یہ تقریب تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

شام ۴ بجے جرمن احمدی خواتین نے ملاقات کی۔ 6 بجے شام جرمن دوستوں کیلئے ایک استقبالیہ کی تقریب مسجد نور میں تھی۔ جسمیں حضور ایدہ اللہ بطور مہمان خصوصی تشریف فرما ہوئے۔ حضور نے اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور یورپی اقوام کی طرف سے اسلام پر کئے جانیوالے اعتراضات اور اسلام کے متعلق حاضرین کے سوالوں کے نہایت مدلل اور پُر اثر علمی جوابات دیئے۔ اس تقریب میں تیس کے قریب جرمن دوست شریک ہوئے۔ حاضرین کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ اختتام تک سوال کرنیوالوں کا شوق بڑھتا چلا جا رہا تھا باوجودیکہ حضور نے اپنی اگلی مصروفیت کا ذکر فرما کر وقت کی کمی کا اظہار فرمایا۔ تقریب کے اختتام کے بعد بھی چند جرمن دوست دیر تک حضور سے سوال کرتے رہے اور حضور انہیں عمدہ پیرائے میں اسلام کی حسین تعلیم کے بارے میں بتاتے رہے۔

مجلس عرفان

بعد ازاں حضور 9.30 بجے ناصر باغ پہنچے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک بار پھر احباب کو اپنے آقا سے سوال پوچھنے اور پھر علوم و معرفت

بقیہ صفحہ 4 پر

اہم خط

(از امیر صاحب جرمنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیارے احمدی بہنو! اور بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے جرمن احمدیوں کے اجتماع منعقدہ 8-9 نومبر 1986ء بمقام بیت النصر کولون میں شمولیت کا موقع ملا۔ میں افراد جماعت کو اس اجلاس میں زیرِ بحث آنے والے امور سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔

متعدد تجاویز سامنے آئیں اور بہت سے نئے پروگرام اور سکیموں پر بحث کی گئی جو کہ منظوری کی غرض سے سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کی جا رہی ہیں جنکی تفصیلات سے آئندہ اخبار احمدیہ کی اشاعت میں آپکو مطلع کیا جائیگا۔

اجلاس میں سب سے زیادہ اٹھایا جانیوالا سوال یہ تھا کہ مساجد اور مشن ہاؤسز میں ہونے والی تقریبات و اجلاسات میں جرمن احمدیوں کی طرف کیوں توجہ نہیں دیجاتی اور کیوں انکے احساسات کا خیال نہیں رکھا جاتا؟

اسباب کا جواب کہ جرمن احمدی مساجد اور دیگر مقامات پر ہونے والی جماعتی تقریبات میں کیوں اجنبیت محسوس کرتے ہیں بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جرمن زبان اس میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں اور اس اجتماع میں اٹھائے جانے والے نکات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل ہدایات دی جاتی ہیں۔

1۔ آئندہ ہر جماعتی اجلاس یا تقریب کے موقع پر یہ امر لازمی قرار دیا جاتا ہے کہ تلاوت، نظم اور تقاریر کے جرمن ترجمہ کا بہر صورت اہتمام کیا جائے اس بات سے قطع نظر کہ کوئی جرمن دوست اس میں شامل ہیں یا نہیں۔

2۔ اگر ترجمہ کرنے کا اہل شخص موجود نہ ہو تو کم از کم قرآن کریم کا جرمن ترجمہ اور جرمن زبان میں جماعتی کتب و لٹریچر سے اقتباسات پڑھے جائیں۔

3۔ اگر اجلاس میں کوئی جرمن مرد، خاتون یا بچہ موجود ہو تو انکی طرف خصوصی توجہ کریں انکا پورا خیال رکھیں اور انکے احساسات و ضروریات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اجلاس کا پروگرام ترتیب دیں۔

والسلام خاکسار
عبداللہ واگس ہاؤزر امیر مغربی جرمنی

سے پُر جوابات سننے کا موقعہ ملا۔ سردی کے باوجود ہر ایک فرد بڑی ہی دلجمعی اور دلچسپی سے آپنے آقا کی علم کی گہرائیوں سے پُر باتوں کو سُننے میں مگن رہا اور علوم و معرفت کے ان بہتے ہوئے چشموں سے اپنے آپ کو فیضیاب کرتا رہا۔ **ملاقاتوں کا پروگرام**

چوتھے روز مؤرخہ 26 اکتوبر کی صبح فیملی ملاقاتوں کا پروگرام تھا دور و نزدیک سے آئے ہوئے احمدی احباب مرد و زن نے اپنے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ **خدام الاحمدیہ سے اختتامی خطاب**

2 بجے حضور ایدہ اللہ نے ناصر باغ تشریف لا کر خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے اختتامی خطاب فرمایا۔ تلاوت و نظم کے بعد 2.15 پر حضور کا خطاب شروع ہوا حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان ہے کہ اس نے اجتماع کو غیر معمولی رونق بخشی اور اٹھارہ سو سے زائد خدام اسمیں شامل ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک ملک کو خدا کی طرف سے اتنی بڑی تعداد جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی عطا ہو جائے تو یقینی طور پر اُس ملک کی فتح کی بنیادیں قائم ہو جانی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ اپنی زندگی کے نقشے کو بدل ڈالیں اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنے آپ کو سنجیدگی سے پیش کریں۔

آپ نے اس موقعہ پر جرمن قوم کے مزاج اور کردار کا بھی ذکر فرمایا اور واضح طور پر فرمایا کہ اگر آپ جرمن قوم کو سنبھال لیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ یورپ کی تقدیر بھی بدل جائے گی اور

یورپ کو اگر ہلاکت سے بچانا ہے تو

جرمنی کو ہلاکت سے بچائے بغیر نہیں بچایا جا سکتا۔ اگر یورپ مسلمان ہو جائے تو ساری دنیا کیلئے مسلمان ہوئے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ آپ کا یہ خطاب قریباً سوا گھنٹہ جاری رہا۔ (حضور کے خطاب کا مکمل متن اسی شمارہ میں دیا جا رہا ہے) آخر میں حضور نے دُعا کروائی۔

پہلے دو دنوں کیطرح آج بھی مجلس عرفان کا پروگرام ناصر باغ میں ہی تھا چنانچہ نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور انور نے احباب میں رونق افزا ہو کر سوال کرنیکی دعوت دی ایک جرمن دوست نے سوال کیا کہ دُنیا میں کوئی ایسا ملک ہے جو اسلامی نمونہ پر پورا اُترتا ہو؟

جواب میں حضور نے فرمایا ایک بھی ایسا ملک نہیں۔ لیکن ربوہ جو ہمارا مرکز ہے جماعت احمدیہ کا وہ ایک ایسا مقام ہے جو اس تصور کے قریب ترین ہے جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے لیکن میں ساتھ ہی آپ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ دُنیا میں آئیڈیل ہمیشہ خیال میں رہتا ہے عمل میں دنیا میں آج تک کبھی پیدا نہیں ہوا۔ مجلس عرفان ایک گھنٹہ تک جاری رہی (حضور کی مجالس عرفان کی تفصیل اگلے شمارہ میں دی جائیگی۔

اگلے روز صبح 9 بجے **نیشنل مجلس عاملہ نے حضور سے ملاقات کی** اس موقعہ پر حضور نے اراکین کو اہم امور کی طرف توجہ دلائی اور اہم ہدایات و نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں اجتماع کے موقعہ پر ڈیوٹی دینے والے کارکنان اور منتظمین کو بھی حضور سے ملاقات کا شرف ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے مسجد میں تشریف لا کر سبھی کو فرداً فرداً مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ گروپ فوٹو بھی بنایا گیا۔ اسکے بعد حضور **پریس کانفرنس** سے خطاب فرمانے کیلئے فرانکفورٹر پلازہ ہوٹل میں تشریف لے گئے حضور نے ڈیڑھ گھنٹہ تک صحافیوں کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

پریس کانفرنس کے بعد حضور ایدہ اللہ اراکینِ قافلہ کے ہمراہ میونخ روانہ ہو گئے۔

میونخ میں ورود مسعود

مشن ہاؤس کا افتتاح

27 اکتوبر کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ تقریباً پونے پانچ بجے مشن ہاؤس پہنچے۔ اس سے قبل میونخ سے 60 کلو میٹر باہر ہولے ڈاؤ HOLLEDAU نامی جگہ پر مبلغ میونخ مکرم عبد الباسط صاحب طارق نے چند احباب کے ہمراہ حضور اقدس اور اہل قافلہ کا استقبال کیا۔ مشن ہاؤس میں تشریف آوری پر دو بچوں نے اپنے آقا کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔

حضور اپنی رہائش گاہ میں اوپر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر میں حضور نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر پڑھائیں اور پھر مجلس عرفان منعقد

ہوئی۔

احباب سے گفتگو اور سوال و جواب

تلاوتِ قرآن کریم کے بعد حضور نے احباب سے تعارف کروانے کو کہا اور پھر فرمایا کہ مشن ہاؤس کے افتتاح کیلئے کسی رسمی تقریب کی ضرورت نہیں۔ ہم بیٹھ کر گفتگو کریں گے۔ بعد ازاں حضور نے مختلف امور کے متعلق سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ دورانِ مجلس حضور نے غلام مسرور صاحب کو نظم پڑھنے کیلئے ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میونخ مشن کو **"المہدی"** نام دیا ہے۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور ایک جرمن دہریہ نوجوان کو تبلیغ کرتے رہے۔ پونے آٹھ بجے حضور ایدہ اللہ نے مشن ہاؤس میں آئے ہوئے پریس رپورٹرز اور جرمن دوستوں کے سوالوں کے جواب دیئے۔ یہ تقریب جس میں 33 افراد نے شمولیت کی ساڑھے دس بجے تک جاری رہی۔ اگلے روز دو اخباروں نے مسجد و مشن کے افتتاح کے متعلق نہایت عمدہ تین خبریں اور دو تصاویر شائع کیں۔

اخباری خبر

ایک اخبار نے خبر میں لکھا کہ اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ یہ مسجد بڑے گنبدوں اور میناروں والی عالیشان مسجد ہوگی اور کسی **عرب شیخ کے تیل** کے پیسوں سے تعمیر ہوئی ہوگی تو اُسکیلئے یہ بات انتہائی مایوسی کا باعث ہوگی کہ یہ ایک نہایت سادہ گھر ہے جسکو جماعت احمدیہ نے خریدا ہے۔ میونخ اور اُسکے ارد گرد کے احمدی لوگ یہاں اکٹھے ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔

اسی اخبار نے حضرت امیر المومنین کے متعلق لکھا کہ آپ ایک نہایت دانا اور بارعب اور مسحور کُن شخصیت کے مالک ہیں اور **آپ کے اندر ایک مقناطیسی قوت پائی جاتی ہے۔**

اگلے روز حضور نے مشن ہاؤس میں نماز فجر پڑھائی اور سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ دس بارہ احباب کو حضور کے ہمراہی کی سعادت ملی ساڑھے آٹھ بجے مشن ہاؤس میں ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ چنانچہ 30 افراد نے انفرادی اور 15 افراد نے مع **فیملی** حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔ ازاں بعد حضور اقدس نے امیر صاحب اور اہل قافلہ کے ہمراہ کافی نوش فرمائی اور پھر دس بجکر چالیس منٹ پر فرانکفرٹ کیلئے روانہ ہوگئے۔

فرانکفرٹ میں واپس تشریف آوری

28 اکتوبر دو بجے حضور فرانکفرٹ واپس تشریف لے آئے۔ اور نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ بعد ازاں ملاقاتوں کے پروگرام میں فرانکفرٹ اور ارد گرد علاقوں کے ڈیڑھ صد سے زائد مرد و زن اور بچوں نے اپنے آقا سے ذاتی طور پر ملنے کا شرف حاصل کیا۔ سبھی حضور کی شفقت اور پیار پر بے حد نازاں تھے اور ہر ایک بیحد مطمئن اور مسرور دکھائی دیتا تھا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور نے مسجد میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔ بعد ازاں 9 بجے گروس گیراد کے شعبہ تعمیرات کے چیئرمین HERR GERD STÜRBER اپنی اہلیہ کے ہمراہ حضور سے ملاقات کیلئے مسجد آئے۔ حضور نے اُنکے ساتھ کھانا تناول فرمایا اور اس دوران مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ اُنکی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ سے ملاقات کی۔ مکرم HERR GERD نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں شہر گروس گیراؤ کی دو یادگاری شیلڈز بطور تحفہ پیش کیں جنہیں حضور ایدہ اللہ نے قبول فرمایا اور اُنکا شکریہ ادا کیا۔ (ان میں سے ایک شیلڈ ناصر باغ گروس گیراؤ کیلئے حضور کی خدمت میں پیش کی گئی۔) یہ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ بعد ازاں اُنکی روانگی کے وقت حضور ایدہ اللہ اُنہیں اُنکی کار تک باہر رخصت کرنے کیلئے تشریف لے گئے جس پر وہ بے حد متاثر ہوئے اور اُنہوں نے حضور اقدس کا از حد شکریہ ادا کیا۔

29 اکتوبر آج حضور کی **روانگی** تھی چنانچہ احباب کی ایک بڑی تعداد اپنے آقا کو الوداع کہنے کیلئے مسجد کے احاطہ میں اکٹھی ہوگئی تھی۔ حضور اقدس پونے دس بجے اپنی رہائش سے باہر تشریف لائے۔ آپنے تمام جملہ افراد کو شرف مصافحہ سے نوازہ اور پھر الوداعی دعا کروائی۔ دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ قافلہ **مسجد نور** فرانکفرٹ سے بلجئیم اور ہالینڈ کیلئے روانہ ہوگئے اسطرح ہمارے پیارے امام نہایت بابرکت قیام کے بعد ایمانوں کو ایک نئی تازگی اور ولولہ کی روح عطا کرنیکے بعد جرمنی سے رخصت ہوئے۔

اے خدا تو ہمارے آقا کو ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھ ۔ آمین ثم آمین

مجلس خدام الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ یورپین اجتماع سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

اخبارِ احمدیہ (مغربی جرمنی) سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے (مدیر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بیحد احسان ہے کہ اسنے خدام الاحمدیہ کے اس تیسرے اجتماع کو غیر معمولی رونق عطا فرمائی اور جتنی توقعات تھیں منتظمین کی ان سے بہت بڑھ کر اس اجتماع کی حاضری بڑھا دی۔ جب میں نے یہاں آنے کے بعد اندازے طلب کئے تو قائد صاحب کا اندازہ تو بارہ سو کے لگ بھگ تھا اور امیر صاحب کا اندازہ پندرہ سو کے قریب تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اٹھارہ سو سے بھی زائد خدام یہاں اکٹھے ہو چکے ہیں یہ خدا کا غیر معمولی احسان ہے کہ گذشتہ اجتماع کے آٹھ سو کے مقابل پر اٹھارہ سو کی تعداد بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ بالکل غیر متوقع اللہ کا فضل ہے اتنی بڑی تعداد جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک ملک کو عطا ہو جائے تو یقینی طور پر اس ملک کی فتح کی بنیادیں قائم ہو جانی چاہئیں اور اس حیثیت سے میں آپکو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ خدا تعالیٰ کے شیروں کیطرح ہمت بلند کرتے ہوئے ارادے بلند تر رکھتے ہوئے کامل یقین اور توکل کے ساتھ دعاؤں سے مدد مانگتے ہوئے آج یہ عزم لیکر اٹھیں کہ اس ملک کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اور آپکے دین کیلئے آپنے فتح کرنا ہے جب ہم فتح کی باتیں کرتے ہیں تو اسلامی اصطلاح میں فتح کی باتیں کرتے ہیں یہاں فتح سے مراد ملکوں اور جسموں پر قبضہ نہیں ہے بلکہ فتح سے مراد دلوں اور روحوں پر قبضہ ہے اور دلوں اور روحوں پر قبضے سے پہلے خود انسان کو مفتوح ہونا پڑتا ہے۔ کہتے ہیں ع

عشق اوّل در دلِ معشوق پیدا می شود

عشق پہلے معشوق کے دل میں پیدا ہوا کرتا ہے

آج یہ عزم لیکر اٹھیں کہ اس ملک کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے دین کے لئے آپ نے فتح کرنا ہے

اگر شمع روشن نہ ہو تو پروانہ نہیں جلا کرتا اسلئے آپکو انکی محبت میں پہلے خود مفتوح ہونا پڑیگا ان سے ایسا عشق اور پیار کا معاملہ کرنا پڑیگا کہ بالآخر انکے لئے چارہ نہ رہے آپ پر عاشق ہوئے بغیر یہ ہے دینی اور روحانی فتح کا منظر جو ہمیں قرآن

باقی اگلے صفحہ پر

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا انتظامی ڈھانچہ

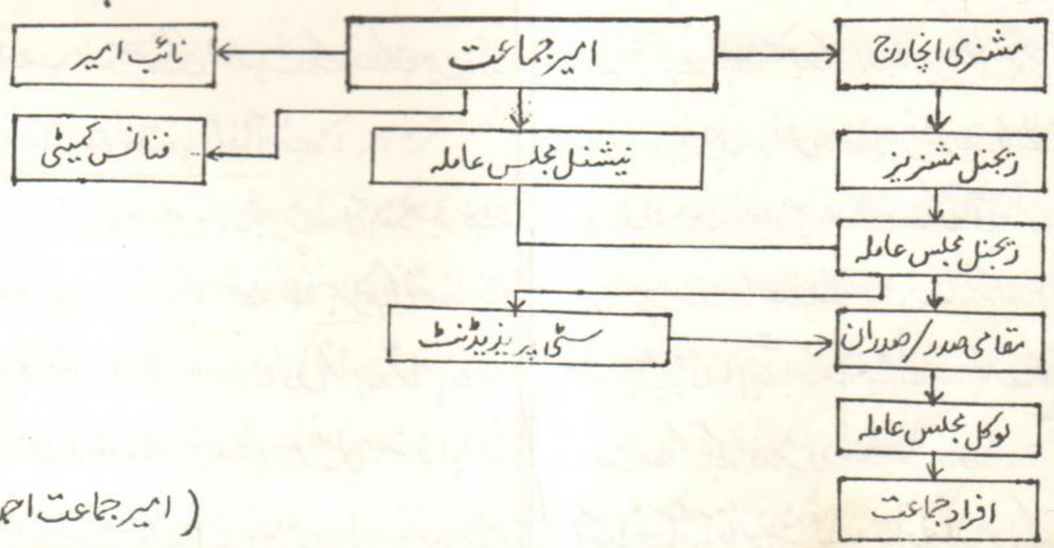

(امیر جماعت احمدیہ مغربی جرمنی)

کریم سے معلوم ہوتا ہے اور جو ہمیں احادیث نبویہ سے اور سنتِ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے معلوم ہوتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ میری اور تمہاری مثال تو ایسے ہے جیسے تم دیوانہ وار ایک آگ کے گڑھے کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہو اور میں تمہارے عشق اور تمہاری محبت میں والہانہ تمہیں بچانے کیلئے تمہارے پیچھے دوڑتا ہوں کبھی کمر پر ہاتھ ڈالتا ہوں کبھی کندھے سے پکڑتا ہوں اور میری کوشش زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ کسی طرح میں تمہیں ہلاکت سے بچاؤں۔ پس حقیقت میں جب ہم فتح کی باتیں کرتے ہیں تو ہرگز دنیاوی اصطلاح کی فتح نہیں۔ نہ ہمارا وہ مقصود ہے نہ ہمیں اس سے کوئی دلچسپی ہے فتح سے مراد وہ روحانی فتح ہے جس کے نتیجہ میں جن پر ہم فتحیاب ہوتے ہیں وہ نجات پا جاتے ہیں جن پر ہم غالب آتے ہیں انکی محبت میں مغلوب ہو کر غالب آتے ہیں اسکے بغیر غالب نہیں آتے پس اس پہلو سے اسلام کا یہ جہاد ایک انتہائی عظیم الشان انسانی جہاد ہے اور انسانیت کی سطح کا بلند ترین جہاد ہے۔

اٹھارہ سو کے لگ بھگ خدام یہاں موجود ہیں جنمیں سے غالباً دو سو کے قریب یا ایک سو پچھتر کے قریب باہر کے ملکوں کے ہونگے اور باقی سب جرمنی کے ہیں حالانکہ جرمنی کے سب خدام یہاں حاضر نہیں ہو سکے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں مجلس خدام الاحمدیہ کی تعداد دو ھزار سے یقیناً زائد ہو چکی ہے اور دو ہزار کی تعداد تو ایک بہت عظیم الشان تعداد ہے جو خالصتاً جوانوں پر مبنی ہے دنیا کے کسی ملک میں بوڑھوں اور جوانوں کی وہ نسبت نہیں جو جرمنی میں ہے یہاں نوجوانوں کی تعداد خاندانوں کی نسبت کے لحاظ سے غیر معمولی طور پر زیادہ ہے اسلئے دو طرح سے یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے نمایاں امکانات ہیں۔ اوّل نوجوان میں ہمت ہوتی ہے کام کی اور خدمت کا جذبہ بھی ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو مٹا دینے کی طاقت بھی پاتا ہے جبکہ بوڑھوں میں خواہ اخلاص کا معیار بلند بھی ہو تو وہ اسطرح انجام سے بےخبر ہو کر بے پرواہ ہو کر اپنی ذات کو کسی اعلیٰ مقصد کیلئے خاطر جھونکنے کی طاقت نہیں رکھتے اسلئے دنیا میں جتنی بھی بڑی جنگیں ہوئی ہیں سب سے زیادہ تعداد میں نوجوانوں نے اپنے آپ کو ملک کی خاطر پیش کیا اور سب سے زیادہ تعداد میں نوجوانوں نے اپنی زندگیاں پیش کیں کچھ تو اس لحاظ سے بھی طبعی بات ہے کہ جوان ہی ایسے موقعوں پر آگے آیا کرتے ہیں مگر کچھ اس لحاظ سے بھی کہ جوانوں اور نسبتاً بڑی عمر کے سپاہیوں اور فوجیوں کا اگر آپس میں موازنہ کر کے دیکھا جائے تو نوجوانوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جانی قربانی اور بعض صورتوں میں مالی قربانی کی زیادہ استطاعت ہوتی ہے پس اس پہلو سے جرمنی کو باقی ممالک پر ایک فوقیت حاصل ہے کہ یہاں احمدیوں کی زیادہ تر تعداد نوجوانوں پر مشتمل ہے ایک اور پہلو ہے وہ یہ کہ یہاں کی جو قوم ہے یعنی جرمن قوم وہ یورپ کی باقی قوموں کی نسبت زیادہ سعید فطرت اور سعادت مند ہے جرمن قوم کے متعلق ایک وہ تصور تھا جو ہم نے دور سے سنا تھا یا دوسرے یورپینز کے پراپیگنڈا کے نتیجہ میں ہم تک پہنچا اور وہ یہ تھا کہ یہ نہایت کرخت قوم ہے اور انسانی قدروں سے تقریباً عاری ہے اور بہت ہی سخت مزاج اور غیروں کو نہ قبول کرنیوالی دھتکارنے والی لیکن ایک وہ جرمن قوم ہے جو قریب آنے سے ہم پر ظاہر ہوئی اور اس پہلو سے اُس تصوّر سے بالکل مختلف تصور ابھرتا ہے جو غیروں نے پراپیگنڈا کے طور پر جرمن قوم کا باہر کے ملکوں میں باندھا تھا ایک انتہائی سعید فطرت اور ذمے دار قوم ہے جو سنجیدہ مزاج رکھتی ہے اور جس کام کو صحیح سمجھے اسکو بڑی سنجیدگی کے ساتھ اسکی ذمہ داریاں ادا کرنے کی کوشش کرتی ہے جہاں تک غیروں کو قبول کرنے یا دھتکارنے کا تعلق ہے باوجود اسکے کہ یورپ کے بعض اور ممالک کی اقتصادی حالت مثلاً سویڈن کی اقتصادی حالت جرمنی کی اقتصادی حالت سے بہت بہتر ہے اور ملک کی وسعت کے لحاظ سے انکی آبادی بھی بہت کم ہے اسکے مقابل پر جرمن قوم

> اس پہلو سے جرمنی کو باقی ممالک پر ایک فوقیت حاصل ہے کہ یہاں احمدیوں کی زیادہ تر تعداد نوجوانوں پر مشتمل ہے

اقتصادی لحاظ سے اگرچہ بہت مضبوط ہے لیکن سویڈن کے مقابل پر نہیں اور ملک کی وسعت کے لحاظ سے اس قوم کی تعداد بہت زیادہ ہے اور CONJUSTION یعنی ضرورت سے زیادہ آدمیوں کا تھوڑے رقبہ میں اکٹھے ہونے کا احساس پیدا ہوتا ہے اسکے باوجود جرمن قوم نے جس فراخدلی کیساتھ جس وسعتِ قلبی کیساتھ باہر کے مظلوم انسانوں کیلئے اپنے ملک کے دروازے کھولے ہیں یورپ کی کوئی دوسری قوم اسکے قریب بھی نہیں پھٹکتی اس لحاظ سے اسلئے اس قوم کو تنگ دل کہنا یا غیروں کے اوپر سخت کہنا بالکل ایک ناجائز ظالمانہ حملہ ہے جسکی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ تیسرا یہ میں نے غور سے دیکھا ہے بڑے لمبے تجربے کے بعد میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جرمن قوم میں اسلام قبول کرنے کی صلاحیتیں یورپ کی سب دوسری قوموں سے زیادہ ہیں۔
چونکہ ظاہری کرختگی کے باوجود انکے اندر فطرتاً سچائی کی محبت موجود ہے اور سعادت پائی جاتی ہے اور بناوٹ اور دکھاوے کے طور پر نہ انکو باتیں کرنی آتی ہیں نہ انکا مزاج انکو ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے اسکے مقابل پر ساؤتھ آف یورپ میں آپ چلے جائیں وہاں آپکو بہت ہی خوش مزاج لوگ ملیں گے جو جگہ جگہ بات بات پر بچھے جائینگے آپکے سامنے لیکن اس سے آگے نہیں۔ جب آپ انکو کوئی سنجیدہ پیغام دینے کی کوشش کرینگے جب آپ انکو کسی اعلیٰ مقصد کی طرف بلائیں گے تو السلام علیکم کہہ کر الگ ہو جائینگے انکی خوش دلی خوش مزاجی کی تہذیب نسبتاً ایک سطحی حیثیت رکھتی ہے جبکہ جرمن قوم میں یہ خوبی موجود ہے کہ ابتداً سخت نظر آتے ہیں لیکن ذرہ سا آپ انکے وجود میں داخل ہونے کی کوشش کریں تو اندر سے آپ انکو نہایت اعلیٰ انسانی قدروں سے مزین پائینگے پس فطرتاً یہ اسلام کے قریب ہیں اور یہ جو میرا تجزیہ ہے یہ ایک فرضی بات نہیں حقائق پر مبنی تجزیہ ہے اور کچھ عرصہ پہلے مجھے یہ معلوم کرکے بے حد خوشی کہ حضرت مصلح موعود نے جنگِ عظیم سے پہلے جب پہلا احمدیہ مشن جرمنی میں بنانے کا فیصلہ کیا تو اسوقت آپکا بھی یہی جرمن قوم کے متعلق نظریہ تھا اور آپنے اسکا اظہار کیا اپنے خطبے میں کہ میں جرمنی پہلے اسلئے چن رہا ہوں کہ میرے نزدیک جرمنی کے مستقبل سے اسلام کا مستقبل بہت حد تک وابستہ ہے

> **جرمن قوم میں اسلام قبول کرنے کی صلاحیتیں یورپ کی سب دوسری قوموں سے زیادہ ہیں**
>
> **جبتک ہر احمدی نوجوان مبلغ نہیں بن جاتا اسوقت تک اسلام کی فتح کی باتوں کا ہمیں حق ہی کوئی نہیں**

اور اس قوم میں ایسی بنیادی خوبیاں پائی جاتی ہیں کہ اگر ہم اسکو اسلام کیلئے جیت لیں تو ساری دنیا اسلام کیلئے فتح کرنا آسان ہو جائیگی۔ اس پہلو سے ہماری ذمہ داریاں جہاں بہت بڑھ جاتی ہیں چنانچہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ کچھ ہمیں باقی ملکوں کی نسبت اس ملک میں خدمت کیلئے بہت زیادہ آسانیاں میسر آتی ہیں لیکن ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے دو ایسے پہلو ہیں جنکی طرف میں خصوصیت سے آج آپکو توجہ دلانا چاہتا ہوں پہلی بات یہ کہ دعوت الی اللہ کے متعلق میں بارہا خطبات میں اعلان کر چکا ہوں اور بیان کر چکا ہوں اور اسکی اہمیت بیان کر چکا ہوں ہر رنگ میں میں نے سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جبتک ہر احمدی نوجوان مبلغ نہیں بن جاتا اسوقت تک اسلام کی فتح کی باتیں کرنے کا ہمیں حق ہی کوئی نہیں ہر احمدی جوان ہی کو نہیں ہر احمدی بوڑھے کو بھی مبلغ بننا پڑیگا ہر احمدی عورت کو بھی مبلغ بننا پڑیگا ہر احمدی بچے کو بھی مبلغ بننا پڑیگا کیونکہ دنیا کے پھیلنے کی رفتار آج اسلام کے پھیلنے کی رفتار سے بہت زیادہ تیز ہے اور اگر ہمارے مجاہدین جو تبلیغ کے میدانِ عمل میں کود چکے ہیں اگر صرف انپر ہی انحصار کیا جائے تو ہمیں ہزارہا سال چاہئیں دنیا کو فتح کرنے کے لئے بشرطیکہ دنیا کی آبادی آگے بڑھنا بند کر دے اور اگر دنیا اسی رفتار سے آگے بھاگتی چلی جائے تو پھر تو غالب کے اس مصرع کے مصداق قصہ ہوگا کہ میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے۔ وہ کہتا ہے

ہر قدم دوریٔ منزل ہے نمایاں مجھ سے
میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے

ہر قدم پر میری منزل کی دوری کا احساس پہلے سے آگے زیادہ بڑھتا چلا جارہا ہے کیونکہ بیابان میری ہی رفتار سے آگے بھاگ رہا ہے پس اے دنیا کے بیابانوں کو چمنستانوں میں تبدیل کرنے کے دعوے دارو! کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ یہ دنیا کے بیابان تو تمہاری رفتار سے بھی بہت زیادہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں اور مقابلتاً تمہارے قدم پیچھے رہتے چلے جارہے ہیں اسلئے اگر تم اپنے اس دعوے میں سنجیدہ ہو کہ ساری دنیا کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دین کیلئے جو سچا دین ہے اور ایک ہی تنہا سچا دین ہے آج دنیا میں اسکے لئے فتح کرو گے اور تمام انسانیت کو اسلام کے امن بخش سائے میں لے آؤ گے تو پھر سنجیدگی سے غور کرو کہ اس دعوے کی صداقت کو ثابت کرنے کیلئے تم اپنے اندر کیا تبدیلی پیدا کر رہے ہو اور کس سنجیدگی کے ساتھ اس دعوے کی پیروی میں قدم آگے بڑھا رہے ہو۔ میں جب جائزہ لیتا ہوں تو مجھے یہ نظر آتا ہے کہ ہمارے اکثر احمدی نوجوان ابھی تک اپنی زندگی کا اکثر حصہ بیکار صرف کر رہے ہیں جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ کا کلام آپ کے سامنے پڑھا گیا تھا ابھی تک انکے ارادے چھوٹے ہیں ابھی تک انکی نگاہیں نیچی ہیں ابھی تک انکے مقصود بے معنی اور بے حقیقت ہیں۔ دنیا کی چند نوکریاں، دنیا کی چند لذتیں بہت زیادہ نمایاں طور پر ہی انکے سامنے ہیں اسوقت۔ حالانکہ انسان کیلئے اپنے مقصد کو بلند تر کرنا کوئی مشکل نہیں بلند تر مقصد کی پیروی تو ضرور مشکل ہے لیکن مقصد کا بلند کرنا تو کچھ مشکل نہیں پہلے اپنے مقاصد تو بلند کریں کہ آپنے اسلام کے مجاھد بنکر ساری دنیا کو اسلام کیلئے فتح کرنا ہے اگر یہ مقصود آپکا بن جائے تو پھر آئندہ عمل کے بہتر ہونے کی بھی توقع کیجا سکتی ہے لیکن اگر مقصود ہی یہ نہ ہو اسطرف توجہ ہی نہ پیدا ہو تو پھر ساری زندگی رائیگاں جائے گی اور بہت دیر کے بعد آپکو یہ احساس ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے آپکو جو نعمت دی تھی وہ اکثر آپنے دنیا کی پیروی میں ضائع کردی اور کچھ بھی ایسی کمائی یہاں نہیں کرسکے جو اُخروی زندگی میں خدا کے حضور پیش کرسکیں نوجوانی کی عمر جہاں غیر ذمہ داری کی عمر ہے وہاں اصلاح کے لحاظ سے بھی جوانی کی عمر میں صلاحیت موجود ہے کہ جلد اصلاح پذیر ہو جاتی ہے۔ دنیا میں بھٹکنے کے امکانات بھی زیادہ احتمالات بھی زیادہ ہوتے ہیں اور جوانی کی عمر میں توبہ کرنے کی طاقت بھی زیادہ نصیب ہوتی ہے اور جلدی اپنے رستے کو بدلنے کی صلاحیت بھی زیادہ موجود ہوتی ہے۔ جسطرح چھوٹی عمر کے پودے ہیں انکے اندر یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ آپ ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ لگا دیں تب بھی وہ بچ جائینگے۔ لیکن بڑی عمر کے پودوں کو آپ ایک جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ لگائیں گے تو وہ نہیں بچ سکتے چند دن کی فرضی رونق انکی باقی رہے گی جو پچھلی کمائی کے نتیجہ میں ہے لیکن تازہ پانی سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے تازہ خوراک سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے کچھ دنوں بعد مرجھا جاتے ہیں۔ تو آپ نوجوان نسل سے تعلق رکھتے ہیں اگر پہلی زندگی میں آپ نے کچھ اور قسم کے مقصود بنائے ہوئے تھے کچھ اور طرح کی باتوں کی پیروی کی تھی تو ابھی آپ میں صلاحیت موجود ہے کہ اپنی زندگی کے نقشے کو بدل ڈالیں خدا تعالیٰ کے حضور سے سنجیدگی سے اپنے آپکو پیش کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے صفِ اوّل کے مجاہد بننے کا ارادہ کریں یہ ہرگز مشکل نہیں۔ میں اسکے متعلق مزید کچھ تھوڑی سی روشنی ڈالتا ہوں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے اور یہ جائزہ میرا صرف خطوں کے ذریعہ اطلاعات پر مبنی نہیں بلکہ جماعتی رپورٹوں پر بھی مبنی ہے جسکا میں جائزہ لیتا رہتا ہوں بہت ہی تھوڑی تعداد ہے ابھی احمدی نوجوانوں کی جو دعوت الی اللہ کے کام میں سنجیدگی کیساتھ ملوث ہو چکے ہیں جنکی زندگی کا مقصدِ اوّل دعوت الی اللہ بن چکا ہے ایسے خدام جرمنی میں معدودے چند ہیں کچھ وہ ہیں جو کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انکو بھی توفیق بخشے کہ صحیح معنوں میں وہ اس

ہمارے اکثر نوجوان ابھی تک اپنی زندگی کا اکثر حصہ بیکار صرف کر رہے ہیں

آپ میں صلاحیت موجود ہے کہ اپنی زندگی کے نقشے کو بدل ڈالیں

کوشش میں کامیاب ہوں لیکن باقی جتنے ہیں وہ ان چند لوگوں کی نیک کمائی کی کھٹی کھاتے ہیں جرمنی کا نام اگر تبلیغ میں روشن ہے تو وہ سب کی وجہ سے نہیں صرف چند آدمیوں کی وجہ سے ہے اگر آپ سارے فی الحقیقت سنجیدگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے عہد کرکے داعی الی اللہ بننے کی کوشش کریں تو میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اگلے سال اٹھارہ سو کی بجائے چھتیس سو خدام یہاں بیٹھے ہونے چاہئیں جن میں سے مزید اٹھارہ سو مقامی ملکی ہونے چاہئیں ہرگز مشکل نہیں ہے جو لوگ سنجیدگی سے ارادے کرتے ھیں اللہ تعالیٰ انکو پھل عطا کردیتا ھے۔ خدا تعالیٰ پھل دینے میں ہرگز خسیس نہیں انسان اپنی محنت میں کمی کردیتا ہے اپنی کوشش میں کوتاہی کر بیٹھتا ہے جسکے نتیجہ میں بعض دفعہ وہ پھل سے محروم ہوجاتا ہے مگر خدا تعالیٰ پھل دینے میں بہت ہی وسیع الحوصلہ ہے۔ بارہا میں جماعت کو پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں کہ آپکی دنیا کی محنتوں کا تو پھل وہ بہت دیتا ہے اور آپکی محنت سے بڑھکر دیتا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ اسکے دین کی خدمت میں آپ محنت کریں اور وہ آپکو محنت کے پھل سے محروم کردے یہ تو بڑا ہی بھیانک بہتان ہے اپنے خدا پر دین کی خاطر، خدا کیخاطر دین کی خدمت کرنے والوں کے پھل کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا توقع سے بڑھکر انکو عطا کرتا ہے اسلئے آپ میں سے ہر خادم کا فرض ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرکے اٹھے کہ میں اللہ کی رضا کی خاطر اپنے سب مقاصد میں سب سے اونچا مقصد یہ رکھونگا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کا سپاہی بن جاؤنگا اور چین سے نہ بیٹھونگا جبتک ھر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کیلئے مزید زمینیں سر نہ کرتا چلا جاؤں یہ ارادہ بہت بلند ہے اسکی پیروی کیسے کرنی ہے اسکے متعلق میں چند باتیں آپکے سامنے رکھتا ہوں۔ صرف ارادے سے دنیا تبدیل نہیں ہوا کرتی لیکن تبدیلی کیلئے ارادہ بہرحال سب سے پہلے آتا ہے دوسرا اسکا پہلو یہ ہے کہ یاد کے ساتھ دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا ہے۔ آپ لاکھ ارادے باندھیں آپکو بسا اوقات ان ارادوں پر عمل کرنے کی توفیق ہی نہیں مل سکتی بہت سی مشکلات آپکی راہ میں حائل ھیں جو ارادوں کو عمل میں ڈھالنے کی راہ میں روک بن جاتی ہیں اسلئے بہت ہی اہم بات ہے کہ سنجیدگی کے ساتھ باقاعدہ دعا کرکے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں۔ پہلے فیصلہ کریں کہ میں نے اللہ کی راہ میں ایک مجاہد بننا ھے اور اوّل درجے کا مجاہد بننا ہے اور پھر دعائیں کریں اور باقاعدہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے یہ دو قدم اٹھالیں تو آپکی اصلاح کا ایک لامتناھی سلسلہ وھیں سے شروع ہوجاتا ہے یہ کیسے ممکن ہے اس ارادے کے بعد جب آپ روزانہ دعا کرتے ہوں کہ اے خدا مجھے اپنی راہ کا مجاہد بنادے اور پھر دوسرے دن جاکر اپنے دوستوں کی مجلس میں شراب نوشی شروع کردیں پھر آپ سؤر بیچنے کا کاروبار شروع کردیں پھر آپ لوگوں سے بددیانتیاں شروع کردیں پھر لوگوں کے حقوق مارنے لگ جائیں ہر روز کی دعا لعنت ڈالیگی ہر ایسے شخص پر اور اسکو شرمندہ کریگی اور کہے گی کہ تم کیا مانگ رہے ہو خدا سے جبکہ تمہاری زندگی کا رخ بالکل دوسری طرف ہے کیوں ہوش نہیں کرتے جب خدا سے مانگتے ہو کہ وہ تمہیں مجاہد بنائے تو مجاہد بننے کی طرف قدم اٹھاؤ لوگوں کو دین سے برگشتہ کرنے کی طرف تو قدم نہ اٹھاؤ۔ کتنا عظیم الشان پھل ہے جو دعا مانگتے ہی آپ کو حاصل ہونا شروع ہوجاتا ہے اور دعا کی مقبولیت کے نتیجہ میں جو غیر معمولی تائید و نصرت اللہ کی طرف سے ملتی ہے آپکو نئے حوصلے عطاء ہوتے ہیں نئی قوتیں نصیب ہوتی ہیں اپنی اصلاح کی وہ اسکے علاوہ ھیں یہ تو ایک طبعی فطرتی پھل ہے جو فوراً نصیب ہوجاتا ہے۔ جو شخص بھی دعا میں سنجیدہ ہے جب وہ اپنے لئے دعائیں کرتا ہے تو اسکے ساتھ ہی اسکے عمل کی اصلاح

> **جرمنی کا نام اگر تبلیغ میں روشن ہے تو سب کی وجہ سے نہیں**
>
> **اگلے سال اٹھارہ سو کی بجائے چھتیس سو خدام یہاں بیٹھے ہونے چاہئیں جن میں سے مزید اٹھارہ سو مقامی ملکی ہونے چاہئیں**

کا ایک نظام از خود حرکت میں آجاتا ہے اور اسکے لئے کسی انتظار کی ضرورت نہیں پڑتی پھر اس دعا کے دوران جب روزمرہ کی زندگی میں آپکے لئے تبلیغ میں مشکلات آئیں گی تو سب سے پہلی چیز آپکو یہ محسوس ہوگی کہ آپکو زبان نہیں آتی بغیر زبان سیکھے آپ کسطرح دنیا کے خیالات تبدیل کر سکتے ہیں یا کسی قوم کے خیالات تبدیل کر سکتے ہیں اور اگر آپ دعا میں سنجیدہ ہیں تو زبان سیکھنے میں بھی طبعاً سنجیدہ ہو جائینگے آپکی مثال ویسی تو نہیں رہے گی پھر کہ ؏ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں - پھر آپ تلوار ڈھونڈنے کی کوشش کرینگے اسلیئے زبان کی طرف توجہ کرنا آپکے لئے ایک لازمی قدم بن جائیگا اسکو اٹھائے بغیر آپ آگے نہیں بڑھ سکتے اور آج اگر احمدی نوجوانوں کا جائزہ لیا جائے کہ کتنے ان میں سے جرمن زبان سیکھ رہے ہیں اور سنجیدگی سے اس پر عبور حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور دینی مطالعہ میں کوشش کرتے ہیں کہ جرمن دینی محاورہ بھی انکو آجائے تاکہ وہ اس محاورے کو تبلیغ کے وقت استعمال کر سکیں تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے معدودے چند نکلیں گے - جو تبلیغ کرنے والے بھی ہیں ان میں سے بھی اکثر اسباب کو تسلیم کرتے ہیں اپنی خط و کتابت میں یا ملاقات کے دوران کہ تبلیغ تو ہم نے شروع کر دی ہے مگر ہمیں زبان نہیں آتی ہم کیسٹس لیکر دیتے ہیں یا بعض کتابیں لیکر اپنے دوستوں کو دیتے ہیں - کیسٹس لیکر دینا یا کتابیں لے کر دینا اپنی جگہ ایک نیک فعل ہے خدا اسکے بھی بڑے اچھے نتیجے نکالتا ہے مگر کہاں یہ بات کہ اپنے مافی الضمیر کو اپنے دل کی باتوں کو آپ اپنی زبان میں خود اپنے دوست تک پہنچا سکیں - کئی قسم کی باتیں کئی قسم کے سوال اسکے دل میں اٹھتے ہیں جو ان کیسٹس میں ہوتے ہی نہیں جو آپ نے انکو دی ہوتی ہیں یہ تو ناممکن ہے کہ ہر ذہن بالکل ایک طرح کا ہو ایک کیسٹ بنانے والے نے اپنے تصور سے بعض لوگوں کے خیالات کا اندازہ کر کے بعض جوابات دئے ہوئے ہیں جبکہ ہر آدمی کے دل میں ضروری نہیں کہ وہی سوالات اٹھیں اسی قسم کی الجھنیں ہوں بالکل مختلف قسم کی باتیں بھی آسکتی ہیں اسلیئے ضروری ہے کہ آپ زبان دان ہوں اور زبان دانی میں بھی آپکو عبور حاصل ہو ورنہ تھوڑی سی زبان سیکھ کر پھر وہی مسئلہ درپیش ہوگا کہ سننے والے کے خیالات اور مضمون کے ہیں اور آپ نے اور مضمون کی زبان سیکھی ہے آپکا زبان کا دائرہ محدود ہے اسکا وسیع ہے بہت سی باتوں میں جا کر الجھن پیدا ہو جائے گی - مجھے یاد ہے ایک دفعہ راولپنڈی میں ایک چینی دوست تھے جو ریسٹورنٹ میں کام کرتے تھے - ہمارے عثمان چینی صاحب جو ہمارے بڑے مخلص دوست ہیں - پنڈی جانے سے پہلے میں نے ان سے کہا کہ میں اسکو ذرہ PLEASENT SURPRISE دینا چاہتا ہوں آپ مجھے کوئی بیس تیس فقرے یا کچھ زائد چینی زبان کے ایسے سکھا دیں میں خوب رٹ لوں گا اور میں جا کر اس سے چینی میں باتیں شروع کر دونگا اور وہی باتیں جو روزمرہ میں کام آتی ہیں وہ میں شروع میں میں اسکو جا کر کہونگا آپکا کیا حال ہے وہ یہ جواب دیگا پھر میں کہونگا کھانے والے کیلئے کیا ہے AND SO ON خیر میں نے میرا خیال ہے کہ تیس کے قریب یا اس سے بھی زیادہ غالباً ستّر فقرے تھے مختلف جو میں نے اسوقت یاد کر لئے اور جا کر میں اس سے پوچھا چینی زبان میں کہ کیا حال ہے تو اس نے فر فر چینی زبان بولنی شروع کر دی ایک لفظ بھی میرے پلّے نہیں پڑا - وہ سمجھا کہ اس نے بڑے سلجھے ہوئے انداز سے کہا ہے کہ کیا حال ہے ضرور چینی آتی ہوگی اسکو - تو اس قسم کی SURPRISE ملیں گی آپکو اگر آپ تھوڑی سی جرمن زبان سیکھ کے تبلیغ شروع کر دینگے تو آگے سے وہ فر فر بولیں گے آپکو کچھ نہیں پتہ لگے گا - اسلئے اپنے تجربے سے نہ سہی میرے تجربے سے فائدہ اٹھالیں - زبان سیکھیں اور زبان پر عبور حاصل کریں بڑی سنجیدگی کیساتھ سکولوں میں داخل ہونا پڑے تو سکولوں میں داخل ہوں اور فیصلہ یہ کریں کہ میں نے اللہ کی خاطر یہ کام کرنا ہے ویسے بھی زبان نے آپکو یہاں فائدہ دینا ہی دینا ہے - زبان نہ سیکھنے والا

> **بغیر زبان سیکھے آپ کسطرح دنیا کے خیالات تبدیل کر سکتے ہیں**
>
> **آپ زبان دان ہوں اور زبان دانی میں بھی آپکو عبور حاصل ہو۔ سکولوں میں داخل ہونا پڑے تو سکولوں میں داخل ہوں**

کسی ملک میں رہ کر جانوروں کی طرح رہتا ہے بیچارہ گونگے بہروں کی طرح رہتا ہے کہاں زبان سیکھے ہوئے کی زندگی کہاں نہ سیکھے ہوئے کی زندگی بہت نمایاں فرق ہے تو یہ زبان سیکھنا جو خدا کی خاطر ہوگا آپکو دنیا کے بھی عظیم الشان فوائد دے جائے گا آپکی زندگیوں کی کایا پلٹ دیگا۔ بہت زیادہ آپکو لطف آئیگا یہاں رہنے کا بنسبت اسکے کہ آپ اشاروں سے باتیں کریں یا پاکستانی ڈھونڈیں گپیں مارنے کے لئے یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاکستانی آپس میں بیٹھ جاتے ہیں گپیں مارنے کیلئے خصوصاً پنجابی۔ ایسی بیماری ہے انکو اکھٹے ہو کر ایک دوسرے سے پنجابی میں باتیں کرنے کی اور اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ زبانیں دوسری سیکھنے کا شوق ہی نہیں اور ایک بیماری یہ ہے کہ اگر کوئی سیکھے اور اس قوم کا تلفظ سیکھے تو سارے پنجابی ہنستے ہیں اسکے اوپر۔ اگر غلط بولے پنجابی کیطرح تو کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے۔ اور اگر شریفوں کی طرح اُن قوموں کیطرح بولے جنکی زبان ہے تو ہنستے ہیں کہ بڑا بیوقوف ہے کس طرح منہ ٹیڑھا کر رہا ہے۔ یہ ساری جہالت کی باتیں ہیں۔ اِن جہالت کے قصوں کو بارڈر کے پرلی طرف چھوڑ آئیں اور اگر غلطی سے ساتھ لے آئے ہیں تو export کر دیں۔ ہمیں احمدیوں میں نہیں چاہئیں یہ باتیں بالغ نظر انسانوں کیطرح ان باتوں پر غور کریں اور دیکھیں کہ جب زبان سیکھی جاتی ہے تو اسی طرح سیکھی جاتی ہے جسطرح اہل زبان سیکھتے ہیں جسطرح کسی قوم کے بچے اور اسکے بڑے بولتے ہیں۔ اسکے بغیر آپکی عزت اور قدر نہیں ہو سکتی۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران کوئی بات شروع ہوئی تو کسی نے کسی اور پر اعتراض کیا کہ وہ دیکھو جی وہ انگریزی بولتا ہے اور منہ ٹیڑھا کر کر کے اور انگریز بننے کی کوشش کرتا ہے میں نے اسکو کہا کہ وہ غلط نہیں تم غلط ہو میں نے کہا کہ تمہیں اندازہ نہیں کہ زبان میں تلفظ کو کتنی بڑی اہمیت حاصل ہے تم عربی بولتے ہو تو وہ بھی پنجابی کی طرح جاپانی بولتے ہو وہ بھی پنجابی کی طرح۔ ستیاناس کر دیتے ہو دنیا کی زبانوں کا اور اتنی ہوش نہیں کہ تمہاری عزت تب ہوگی اگر تم صحیح طریق سے بولو گے چنانچہ میں نے اسکو مثال دی عثمان چینی صاحب بھی وہیں تھے ہمارے ساتھ پڑھا کرتے تھے میں نے کہا کہ چینی صاحب کو دیکھ لو وہ بولتے ہیں تو وہ ایک فقرہ بھی اگر صحیح تلفظ سے بول جائیں تو تم کہتے ہو بڑی زبان آگئی ہے اور اگر وہ دس فقرے بھی بولیں چینی تلفظ میں تو آپ ہنستے رہتے ہیں کہ انکو کچھ نہیں پتہ ابھی تک زبان نہیں آئی۔ زبان آنا اور بات ہے اور زبان سے ایک اثر اور مقام پیدا کرنا ایک اور چیز ہے۔ یونیورسٹی آف لندن میں مجھے یاد ہے کہ ایک ایسے فارسی کے ایم اے تھے جنکی وہاں مادری زبان یعنی لدھیانے وغیرہ کے پٹھانوں میں سے تھے وہ۔ اسلئے انکے خاندان میں فارسی بولی جاتی تھی پنجابی سٹائل میں کیونکہ لمبے عرصہ سے وہ لوگ آئے ہوئے تھے اسلئے فارسی کا تلفظ بدل چکا تھا وہ وہاں پی ایچ ڈی کرنے کیلئے آئے۔ تو جو فارسی کے پروفیسر تھے وہاں انہوں نے ایک دن مجھے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ کونسی فارسی بولتا ہے مجھے ایک لفظ سمجھ نہیں آتی بالکل اور زبان لگتی ہے تو ساری عمر کی جو محنت تھی انکی فارسی زبان کی وہ ضائع گئی۔ ایران میں جاتے تب بھی انکو سمجھ نہ آتی۔ تو آپ زبانیں سیکھیں اور زبان کو صحیح تلفظ میں سیکھیں اور زبان کا معیار بلند کرنے کی کوشش کریں پھر یہ قوم آپ کو عزت سے دیکھے گی پھر یہ آپکو اپنے اندر شامل ہونے دیگی۔ ورنہ یہاں احمدیت کی دو قومیں پیدا ہو جائینگی ایک جرمن احمدی اور ایک غیر جرمن احمدی اور کسی جماعت کے مقصد کو نقصان پہنچانے کیلئے سب سے خطرناک بات یہ ہوا کرتی ہے۔ ایسی جماعت جسکے اندر فرقے بٹ جائیں اور دلیسز کی طرح یعنی تو میتیں نظریے کے اندر پیدا ہو جائیں وہ انتہائی نقصان دہ بات ہوا کرتی ہے کسی نظریے کیلئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی بہت سا نقصان پہنچ چکا ہے زبان کے نہ آنے کے نتیجہ میں آپ نفوذ نہیں کر سکتے زبان کے نہ آنے کے نتیجہ میں آپکے اندر جو INFERIORITY COMPLEX یعنی احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے اسکا حل آپ یہ کرتے ہیں کہ آپس میں بولتے ہیں اور آپس میں تعلقات بڑھاتے ہیں جرمن احمدی جو پیدا ہو رہے ہیں اگرچہ آپ انکو پیدا کر رہے ہیں لیکن پیدا کر کے اپنے سے پرے دھکیلنا شروع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ سمجھتے ہیں کہ

> **بالغ نظر انسانوں کی طرح**
> **ان باتوں پر غور کریں**
>
> **زبان کو صحیح تلفظ میں سیکھیں اور زبان کا معیار بلند کریں پھر یہ قوم آپکو عزت سے دیکھے گی پھر یہ آپکو اپنے اندر شامل ہونے دیگی**

یہ اور قوم ہیں اور ہم اور قوم اسکے نتیجہ میں چونکہ احمدیت آپ سے اسکو ملی، اسلام آپ سے اس نے سیکھا وہ آپ کے متعلق جو بدظنیاں، بُرے خیالات قائم کرتا ہے آپکے مذہب کے متعلق بھی ویسے ہی خیالات آہستہ آہستہ قائم کرنے لگ جاتا ہے۔ آپکی بدسلوکی اسکے اندر مذہب کے خلاف بھی ردّ عمل پیدا کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ میں اکثر ممالک میں جب سے احمدیت آئی ہے ایک بہت بڑا حصہ ہے جو انتہائی تکلیف دہ ایسے نئے آنے والوں کا۔ جو ایک طرف سے آئے اور کچھ دیر رہ کر اسکے بعد دوسرے دروازے سے باہر نکل گئے اور اسمیں سب سے بڑا نقصان ہمارے اس قومی غلط رجحان نے پہنچایا ہے غیر ہمارے اندر آتا ہے باوجود اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قطعی طور پر نصیحت فرمائی ہے کہ جب کوئی شخص موجود ہو تو اسطرح باتیں نہ کرو آپس میں کہ ایک دوسرے کو پتہ نہ لگے۔ جب آپ آپس میں باتیں شروع کر دیتے ہیں اور اسکی زبان نہیں بولتے تو وہ سمجھتا ہے کہ میری یہاں ضرورت نہیں وہ سمجھتا ہے کہ میری بے عزتی کی گئی ہے میرے سے ذلیل سلوک کیا گیا ہے مجھے پوچھا نہیں گیا۔ اور رفتہ رفتہ وہ بددل ہو کر باہر چلا جاتا ہے۔ انگلستان میں مجھے کئی انگریز اسیطرح ملے۔ جب میں شروع شروع میں یہاں آیا ہوں مجھ سے جب باتیں ہوئیں اس موضوع پر کہ کیا وجہ ہے کہ لوگ باہر نکل گئے آئے اور باہر نکل گئے۔ کہنے لگے کہ اسوجہ سے نہیں کہ وہ اسلام پر مطمئن نہیں تھے بڑی سنجیدگی سے انہوں نے اسلام قبول کیا۔ مطمئن تھے، قربانیاں دیں مگر ہمارے انگلستان کے احمدی معاشرے نے جو غیر ملکوں سے آیا تھا اس نے ایک طرف سے بلایا اور دوسری طرف سے دھکے دے دیکر باہر نکال دیا بدسلوکی کی وجہ سے۔ اور بعض دفعہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بدسلوکی عمداً نہیں ہوتی ایک آدمی کو پتہ ہی نہیں لگتا کہ میں بداخلاقی کر رہا ہوں لیکن عملاً بداخلاقی کر رہا ہوتا ہے اگر آپ فرض کریں کہ آپ افغانستان جائیں اور افغانستان میں کوئی مذہب اُنکا ہو جو وہ آپکو قبول کرنے پر آمادہ کر لیں اور اسکے بعد جب آپ جائیں وہ آپس میں پشتو بولنا شروع کر دیں اور آپکو ایک طرف چھوڑ دیں تو کیا اثر آپکے اوپر پڑیگا بہت سی جرمن خواتین ایسی ہیں جنکے ساتھ یہ بدسلوکی ہوئی وہ خواتین یہ آتی ہیں اور پاکستانی خواتین آپس میں باتیں شروع کر دیتی ہیں وہ بیچاری ایک طرف بیٹھی رہتی ہیں کوئی ان سے پوچھتا نہیں کہ آئیے تشریف رکھئے بیٹھیں آپکے مسائل کیا ہیں ہم کسطرح خدمت کر سکتی ہیں انکے گرد حلقہ بنانا چاہئے انکو محسوس ہونا چاہئے کہ ہم مرکز ہیں یہاں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ نے محبت میں پہل کرنی ہے ورنہ آپ محبوب نہیں بنیں گے اس قوم کے۔ عشق اوّل در دلِ معشوق پیدا می شود کا یہ مطلب ہے۔ آپکو وارفتگی کا اظہار کرنا چاہیے ان سے اسلام کی خاطر جھکنا چاہیے اُن کے سامنے۔ جی آیاں نوں کی آوازیں دینی چاہئیں سر آنکھوں پر بٹھانا چاہیے ہر طرح عزت اور احترام اور پیار کا سلوک کرنا چاہئے اگر آپ یہ کریں گے تو آپ سے دس گنا بڑھ کر یہ اسلام کی خدمت کی اہلیت رکھتے ہیں میں آپکو یہ یقین دلاتا ہوں۔ اِس قوم میں بڑی ہمتیں ہیں بڑی خداداد صلاحیتیں ہیں بڑی محنت کی عادت ہے۔ بہت سنجیدہ ہیں اپنے مقاصد میں۔ اسلئے آپ اسلام کی خاطر ایک عظیم الشان قوم کے دل فتح کرنیوالے ہوں گے اگر آپ یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں کریں لیکن بسا اوقات انکی طرف کوئی توجہ نہیں باہر سے ہم یہاں آتے ہیں اکثر ایسے معاشرے سے آرہے ہیں جہاں اقتصادی معیار یہاں سے بہت تھوڑا ہے جہاں دیگر پابندیاں بہت ہیں۔ یہاں اقتصادی معیار بلند ہو جاتا ہے پابندیاں اٹھ جاتی ہیں نگران آنکھیں ہٹ جاتی ہیں والدین اس ملک میں بیٹھے ہیں کوئی دیکھنے والا نہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ صرف ایک بات بھول جاتے ہیں کہ خدا دیکھنے والا ہے اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ چونکہ اب ہم آزاد بھی ہیں اب ہمیں خدا نے توفیق بھی دیدی ہے اسلیے جو چاہیں کرتے پھریں اسلئے کئی قسم کی اخلاقی کمزوریاں بھی داخل ہو جاتی ہیں۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو جو بظاہر چھوٹی چھوٹی

> آپکی بدسلوکی اسکے اندر مذہب کیخلاف بھی ردعمل پیدا کر دیتی ہے
>
> آپ سے دس گنا بڑھ کر یہ اسلام کی خدمت کی اہلیت رکھتے ہیں، اس قوم میں بڑی ہمتیں ہیں بڑی خداداد صلاحیتیں ہیں بڑی محنت کی عادت ہے

باتیں ہیں آپ اہمیت دیں اسلیے کہ یہ چھوٹی باتیں نہیں ہیں۔ اسلام کی اس عظیم جنگ میں فتح و شکست کا فیصلہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہوجاتا ہے اگر آپ انکی طرف توجہ دیں اور انکو اہمیت دیں اور بڑی سنجیدگی سے زبانیں سیکھیں اور بڑی سنجیدگی سے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں جن جرمن عورتوں سے آپ میں سے بعض نے شادیاں کی ہیں اگر شروع میں بد قسمتی سے یہ نیّت بھی تھی کہ میں نے ASYLUM لینے کی خاطر یا وطنیت لینے کی خاطر شادی کی ہے تو اب استغفار کریں اور توبہ کریں ان سے حسنِ سلوک کریں ایسا حسن سلوک کریں کہ انکا دل گواہی دے کہ اسلام سے زیادہ انسان کا کوئی اور محسن مذہب نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس میں یہ نظارے بھی دیکھتا ہوں کہ بعض پاکستانی شادیاں کرتے ہیں انکے حقوق ادا نہیں کرتے انکی وجہ سے وطنیت لے لیتے ہیں انکے سہارے اس وطن میں رہنے کا حق حاصل کر لیتے ہیں اس وطن کی زمین کا نمک چاٹتے ہیں اور پھر انکا حق ادا نہیں کرتے ان سے بدسلوکیاں کرتے ہیں بعض دفعہ مارتے بھی ہیں بعض دفعہ زیادتیاں کرتے ہیں بعض دفعہ شرابیں پیتے ہیں اور باہر رہ جاتے ہیں۔ آپ کہیں گے بہت کم تعداد ہے چاہے کم بھی ہو سفید کپڑے کا داغ تو ضرور ہے اور یہ ممکن نہیں کہ سفید کپڑے کا داغ نظر نہ آئے سفید کپڑا نظروں سے غائب ہوجاتا ہے اور داغ نمایاں حیثیت اختیار کرلیتا ہے دیکھنے والے انگلیاں اٹھاتے ہیں یہ لوگ خود آپکو اعتراض کا نشانہ بناتے ہیں کہتے ہیں کہ دیکھو یہ اسلام ہے کہنے کا کچھ اور ہے اور کرنے کا کچھ اور ہے اسطرح ان لوگوں نے ہم سے فائدے اٹھائے اور اس طرح بعد میں دھتکار دیا آپکا تو فرض ہے کہ دوہری محبت کیساتھ دوہری لگن کے ساتھ دوہرے احساس ذمہ داری کیساتھ ان قوموں کے حقوق ادا کریں اور انکو یہ محسوس کرائیں کہ ہم آپکو جو اسلام کی طرف بلاتے ہیں آپکی خاطر بلاتے ہیں ہمیں آپ سے پیار ہے ہمیں آپ سے محبت ہے ہم آپکے لئے ہر قربانی کیلئے تیار ہیں ایسا کرنے میں اگر آپ کامیاب ہوجائیں تو ہر سال آپکا نقشہ بدلنے لگے گا احمدیت ہر آئندہ سال کئی کئی منازل بیرونی طرف آگے بڑھتی ہوئی پائی جائے گی نہ کہ ہر دفعہ اسی مقام پر اور ہر دفعہ جرمن احمدیوں اور جرمن مسلمانوں کی تعداد میں اتنا نمایاں اضافہ ہوگا کہ خدا کے فضل کے ساتھ دیکھتے دیکھتے جماعت احمدیہ میں اکثریت جرمن احمدیوں کی بنجائیگی۔ یہ ایک انتہائی ضروری امر ہے میں بار بار آپکو دوبارہ اسطرف توجہ دلاتا ہوں سہ بارہ توجہ دلاتا ہوں کہ یورپ کو اگر آپنے بچانا ہے ہلاکت سے تو جرمن قوم کو ہلاکت سے بچائے بغیر یورپ نہیں بچ سکتا۔ اس قوم کو اوّلیت حاصل ہے۔ پہلے انکی طرف توجہ دیں انکو سنبھال لیں پھر یہ سارا کام خود کرینگے اسلام کی خاطر پھر یہ صف اوّل کے خادمِ دین بن جائینگے۔ اور اگر آپ جرمن قوم کو سنبھال لیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ یورپ کی تقدیر بھی بدل جائیگی اور اگر یورپ مسلمان ہوجائے تو ساری دنیا کیلئے مسلمان ہوئے بغیر چارہ نہیں رہیگا۔ ایسی صورت میں میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مغرب سے اسلام کا سورج طلوع ہوگا اور ضرور مغرب سے اسلام کا سورج طلوع ہوگا۔ اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی حرف بحرف سچی نکلے گی۔ پس اے اسلام کے مغرب سے سورج طلوع ہونے کی تمنا رکھنے والو! تمہاری محنتوں سے تمہاری کوششوں سے تمہاری توجہ سے اور تمہاری قربانیوں سے یہ مغرب میں ڈوبتا ہوا سورج دوبارہ ابھر آئیگا اور سارے عالم کو روشن کردے گا۔ پس یہی پیغام تھا جو میں نے آپکو دینا تھا میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اور کرتا رہونگا کہ اللہ تعالیٰ سنجیدگی سے آپکو ان باتوں کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک نعرہ ہائے تکبیر تو وہ ہیں جو آپ زبان سے بلند کرتے ہیں ایک نعرہ ہائے تکبیر وہ ہیں جو دل کی گہرائیوں میں ادا ہوتے ہیں اور آسمان تک پہنچنے والے وہی نعرہ ہائے تکبیر ہیں جو دل کی گہرائیوں میں اور اسکے گوشوں میں سنے جاتے ہیں۔ خدا پاتال تک کی نظر رکھتا ہے اور پاتال تک پہنچتا ہے اور خدا کے نزدیک وہی سب سے زیادہ مقبول تکبیر کا نعرہ ہے جو دل کی گہرائیوں میں ادا ہو کیونکہ اس سے ساری زندگی پر اثر پڑتا ہے اس سے ساری زندگی کے ہر عمل پر خدا غالب آجاتا ہے اور حقیقتاً خدا بڑا ہوجاتا ہے یعنی جہاں تک آپکی ذات کا تعلق ہے آپ ایک بڑے خدا سے روشناس (باقی صفحہ 17 پر)

> **جرمن قوم کو ہلاکت سے بچائے بغیر یورپ نہیں بچ سکتا۔**
>
> **اے اسلام کے مغرب سے سورج طلوع ہونے کی تمنا رکھنے والو! تمہاری قربانیوں سے یہ مغرب میں ڈوبتا ہوا سورج دوبارہ ابھر آئیگا اور سارے عالم کو روشن کردیگا**

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

دفتر اوّل کے ۵۳ ویں، دفتر دوم کے ۳۳ ویں دفتر سوم کے ۲۲ ویں اور دفتر چہارم کے سالِ دوم کا آغاز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۶ کو ہالینڈ میں خطبہ جمعہ کے دوران تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا ہے۔ اسطرح یکم نومبر سے تحریک جدید کے دفتر اوّل کے ترپین دیں دفتر دوم کے تینتیسویں دفتر سوم کے بائیسویں اور دفتر چہارم کے دوسرے سال کا آغاز ہوا ہے۔

تحریک جدید کے آغاز پر حضرت مصلح موعود رضؓ نے فرمایا تھا۔

"تم نے اگر احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو! زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کیلئے نہیں کہہ رہا خدا تعالیٰ اور اسلام کیلئے کہہ رہا ہوں تم آگے بڑھو! اور اپنا تن اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اسکے رسول کیلئے قربان کردو!"

یہ وہ بابرکت تحریک ہے جسکا سایہ تمام دنیا پر چھا چکا ہے اور تمام اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام کا ایک وسیع پروگرام اسی بابرکت تحریک سے وجود میں آیا ہے آج خدا کے فضل سے دنیا کے ۱۰۹ ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آچکا ہے غلبۂ اسلام کی اس آسمانی تحریک کو مزید کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے ہر فرد جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا فرض ہے کہ اسمیں شمولیت اختیار کرکے خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے حصہ پانے والا ہو۔

بیشک یہ خوشی کا مقام ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں جماعت جرمنی کے وعدہ جات و ادائیگی میں نمایاں ترقی ہوئی ہے لیکن ابھی بہت سے مرد و زن ایسے ہیں جو غلبۂ اسلام کی اس آسمانی مہم میں شامل نہیں ہوئے۔ تحریک جدید کے دفتر سوم کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہے اسلئے احمدی خواتین سے اسمیں نمایاں حصہ لینے کی امید کیجاتی ہے۔

یاد رہے کہ تحریک جدید کے معیاری وعدہ کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۵ ہے جو دورانِ سال ادا کرنا ہوتا ہے۔ ایسے احباب و خواتین جو (۸۰۰) آٹھ سو مارک یا اس سے زائد کے وعدہ جات کرینگے وہ معیارِ خصوصی صفِ اوّل میں شمار ہونگے۔ معیار خصوصی صفِ دوم کے وعدہ کی شرح چار سو مارک یا اس سے زائد ہے۔

دفتر اوّل کے فوت شدگان مجاہدین کی قربانیوں کو تاقیامت زندہ رکھنے کیلئے حضور انور کی خواہش ہے کہ انکی اولادیں اپنے ان وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے وعدہ جات لکھوائیں تاکہ حضور کی خواہش کے مطابق اِس سال کے اندر تمام مرحومین کے کھاتے زندہ ہو جائیں۔

تحریک جدید کے وعدہ جات کے فارم جماعتوں کو ارسال کر دیے گئے ہیں تمام صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ مقررہ فارم پر وعدہ جات کی فہرست تیار کرکے جلد واپس ارسال فرمائیں۔

والسلام خاکسار

امیر جماعت مغربی جرمنی

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی گئی

کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اور ہر ایک معرفت کا خزانہ آپکو عطا کیا گیا

آپ کی روحانی بعثت سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم آپکے آنے سے زندہ ہو گیا

توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی

(۱) " میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۶ طبع اوّل)

(۲) " وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمالِ تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسانِ کامل کہلایا...... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیحؑ بن مریم اور ملاکیؑ اور یحییٰؑ اور ذکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے یہ اُسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے اللھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین (اتمام الحجۃ صفحہ ۲۸ طبع اوّل)

(۳) " اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اس جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں"

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ ۳ صفحہ ۴۶۷ طبع اوّل)

"اخبار احمدیہ آپکا اپنا اخبار ہے اسکو بہتر اور معیاری بنانے کیلئے قلمی تعاون فرمائیں (مدیر)

احمدیہ عبادت گاہ مردان کے انہدام کی کہانی

احمدیوں کو حراست میں لے کر شرپسندوں کو مسمار کرنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی

مردان (سرحد) ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء — مردان میں عید کے دن احمدیوں کی عبادت گاہ کے مسمار کئے یا کرائے جانے سے متعلق اتنی سی خبر تو قارئین "لاہور" نے اخبارات میں پڑھ بھی لی ہو گی کہ اس عبادت گاہ کو اسلئے مسمار کیا گیا کہ یونس نامی ایک مولوی کے مطابق احمدیوں نے نہ صرف نماز عید سے پہلے باقاعدہ اذان دی بلکہ (مبینہ طور پر) مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز زبان بھی استعمال کی لیکن حقائق اس سے قطعی مختلف ہیں — اس خبر میں ایک فیصد بھی صداقت نہیں کیوں کہ مولوی تو کجا یہ بات تو ایک عام ان پڑھ مسلمان بھی جانتا ہے کہ نماز عید کیلئے اذان دی ہی نہیں دی جاتی اسی لئے شرفائے شہر کی متفقہ رائے ہے کہ

اگر پولیس کی "مصلحت پسندی اور چشم پوشی" کا اس کارروائی میں براہ راست دخل نہ ہوتا تو یہی ایک شرعی نکتہ یونس مولوی کی جھوٹی رپورٹ کو رد کر دینے کیلئے کافی تھا

واقعہ یہ ہے کہ مردان میں تمام فرقوں نے عید ۱۶ اگست کو پڑھی اور منائی، سوائے احمدیوں کے جنہوں نے "رویت ہلال کمیٹی" کے فیصلے کو ترجیح دیتے ہوئے ۱۷ اگست کو نماز عید ادا کی۔ دو رکعتی نماز کے بعد خطبہ دیا جا رہا تھا کہ یونس مولوی کی رپورٹ پر اے سی (حیات اللہ خان) اور ڈی ایس پی (ناصر خان) کی قیادت میں پولیس چار احمدیوں کی گرفتاری کیلئے پہنچ گئی۔ اسے کہا گیا کہ خطبہ ختم ہونے تک انتظار کرے کیونکہ گرفتار کئے جانیوالوں میں ایک شخص وہ بھی تھا جو اسوقت خطبہ دے رہا تھا خطبہ ختم ہوا تو جو بات پہلے چند افراد تک محدود تھی ساری جماعت میں پھیل گئی (اسوقت عبادت گاہ سے کافی دور کھڑے دو ایک درجن افراد یونس مولوی کی رہبری میں احمدیوں کیخلاف غلیظ ترین نعرے لگا رہے تھے) اور جب پولیس نے مشتاق احمد، جاوید احمد، آدم خان اور ریٹائرڈ میجر اکبر خان کو گرفتار کرنا چاہا تو افراد جماعت نے کہا کہ —

اگر اپنی عبادت گاہ میں نماز پڑھنا جرم ہے تو یہ جرم صرف انہی چار افراد نے نہیں ہم سب نے کیا ہے اسلئے ان کے ساتھ ہم سب جائینگے — مگر پولیس کا چونکہ اپنا منصوبہ بھی شاید یہی تھا اور وہ اسکے لئے سارا اہتمام کر کے آئی تھی اسلئے اُس نے یہ بات مان لی اور پھر ایک کے بعد دوسری پولیس کی وین پہ وین آتی گئی! دو احمدیوں کو عبادت گاہ سے دور لیجاتی رہی ظاہر ہے صرف چار افراد کی گرفتاری کیلئے اتنی گاڑیاں ساتھ لانے کی ضرورت نہیں تھی۔ ان لے جانے جانیوالوں میں دو دو برس کے فوجی کرنیل بھی تھے جنکے لئے پہلے سٹاف کار منگوانے کا وعدہ کیا گیا لیکن پھر انہیں بھی پولیس کی گاڑی ہی میں سوار کرا دیا گیا — پولیس نے یہ کارروائی یونس مولوی کی اس رپورٹ پر کی تھی — قادیانیوں نے عید کے دن اپنی عبادت گاہ میں "قادیانی آرڈیننس" کی خلاف ورزی کرتے ہوئے باقاعدہ اذان دی ہے اور اذان کے بعد عبادت گاہ میں موجود قادیانیوں مشتاق احمد۔ جاوید احمد۔ آدم خان اور ریٹائرڈ میجر اکبر خان نے قادیانیوں کو عید کی نماز ادا کرنے کی دعوت دی۔ اس موقع پر انہوں نے (مبینہ طور پر) مسلمانوں کیخلاف اشتعال انگیز زبان بھی استعمال کی — جب احمدیوں کو پولیس کی گاڑی میں لاد کر لیجایا جا رہا تھا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان میں سے دس افراد حفاظت کی غرض سے عبادت گاہ ہی میں رہیں گے جس پر ڈی ایس پی "ناصر خان" نے قسمیں کھا کھا کر انہیں یقین دلایا کہ —

آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے جاتے ہی عبادت گاہ کو تالہ لگا دیا جائیگا اور پولیس صبح و شام (ہر وقت) اس کی حفاظت کرے گی۔

"حفاظتی حراست" میں لئے گئے دو احمدی فوجی کرنیلوں نے اپنے کمانڈنگ افسر سے بات کرنا چاہی جو بعد تاخیر منظور ہوئی۔ پھر کمانڈنگ افسر آئے انہوں نے (ایک خبر کے مطابق) جی ایچ کیو سے رابطہ بھی کیا اور بالآخر دونوں کرنیلوں کو ساتھ لے کر چلے گئے

یہ امر قابل ذکر ہے کہ چار پانچ گھنٹوں کے اس سارے عرصہ میں جب بڑے افسر سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی گئی اس کے بارے میں یہی جواب ملتا رہا

— وہ گھر پر موجود نہیں ہیں — سرکاری ڈیوٹی پر شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔

— سو رہے ہیں اور اُن کا حکم ہے کہ انہیں جگایا نہ جائے

یہی وہ چار پانچ گھنٹوں کا وقفہ تھا جس میں ایمائے خاص پر یونس مولوی کے کدال بردار ساتھی اس کی ہدایات کے تحت عبادت گاہ کو تہس نہس کرتے رہے۔ اور محافظین قانون کھڑے تماشا دیکھتے رہے حتیٰ کہ تمام عمارت پیوند زمین ہو گئی۔

مردان کا ہر شہری جانتا ہے کہ یہ ساری کارروائی کسی فوری اشتعال کا نتیجہ نہ تھی۔ بلکہ یہ منصوبہ بندی کئی دنوں سے شروع تھی۔ یونس مولوی اور اُس کے ساتھی تو کئی دنوں سے احمدیوں کو دھمکیاں دے رہے تھے۔ کہ وہ اپنی عبادت گاہ میں نماز ادا کرنا ترک کر دیں۔ بلکہ بلٹ گنج ایریا کے بعض دکانداروں کی دکانوں پر انہوں نے اس دھمکی پر مبنی کارڈ اور پوسٹر بھی آویزاں کرا رکھے تھے۔ ان تمام باتوں کی اطلاع ساتھ کے ساتھ پولیس کو دی جاتی رہی لیکن اس نے شرپسندوں کیخلاف پیش بندی کے طور پر کوئی کارروائی کرنی مناسب نہ سمجھی — اور یہ بتانے اور واضح کر دینے کے باوجود کہ نماز عید کیلئے ہرگز اذان نہیں دی گئی نہ عید کی نماز کے لئے اذان دی ہی جاتی ہے۔ پولیس نے مشتاق احمد، جاوید احمد پسران نذیر احمد اور آدم خان ولد اجون رستم خیل مردان اور ریٹائرڈ میجر اکبر خان ساکن ڈیفنس کالونی مردان کو تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸ سی اور ۲۹۵-اے کے تحت گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔ اور باقی احمدیوں کو اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دے دی حیرت کی بات یہ ہے کہ یونس مولوی اور اس کے شرپسند و سماج دشمن ساتھی پورے چار پانچ گھنٹے بڑی آزادی سے عبادت گاہ کو مسمار کرتے رہے لیکن اس سارے عرصہ میں مقامی انتظامیہ کے کسی ذمہ دار کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ ان میں سے کسی نے خدا کا گھر ڈھانے والے ان تخریب کاروں کو روکنے کی ضرورت محسوس نہ کی محافظین قانون کھڑے خاموشی سے اس انہدام کا نظارہ کرتے رہے — جس پر شرفائے شہر میں کافی ہراس اور تشویش پھیلی ہوئی ہے کہ جب خدا کا گھر بھی محفوظ نہیں تو اب پولیس جب چاہے چند تخریب کار خرید کر کسی بھی شہری کی عزت، ناموس اور املاک کے خلاف کچھ بھی کرا اور کرا سکتی ہے

معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ مردان کے امیر آدم خان نے بھی اُن کی عبادت گاہ پر بلا اشتعال حملہ کر کے اُسے مسمار و منہدم کرنے کے الزام میں یونس مولوی اور اس کے متعدد ساتھیوں کے خلاف تھانہ اے ڈویژن میں رپورٹ درج کرائی ہے جس پر پولیس کی طرف سے تاحال کوئی کارروائی نہیں کی گئی — نیز امیر جماعت احمدیہ مردان نے وزیر اعلیٰ سرحد ارباب جہانگیر خان کے نام ایک تار بھی دیا ہے۔

جس میں مقامی انتظامیہ پر ملی بھگت اور جانبداری کا الزام لگاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ۶۵ سالہ قدیمی عبادت گاہ کی تمام منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کو (جس کی مالیت کم از کم ۱۵ لاکھ روپئے ہے) مسمار و برباد کر دیا گیا ہے۔

میری ذاتی معلومات کے مطابق (اس تار کے جواب میں) امیر جماعت مذکور کو وزیر اعلیٰ سرحد کی طرف سے ابھی تک کوئی "حرف تسلی" موصول نہیں ہوا۔

(وقائع نگار خصوصی "لاہور")

(بشکریہ ہفت روزہ "لاہور" لاہور)

تبلیغ حق

منقول از حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۲ مطبوعہ ۱۹۰۷ء

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال — دل میں اُٹھتا ہے مرے سو سو اُبال

اس قدر کین و تعصب بڑھ گیا — جس سے کچھ ایماں جو تھا وہ سڑ گیا

کیا یہی تقویٰ یہی اسلام تھا

جس کے باعث سے تمہارا نام تھا

(بقیہ حضور ایدہ اللہ کا خطاب)

ہونے لگتے ہیں پس خدا کرے کہ ایسا ہو اور خدا کرے کہ جلد تر احمدیت مغربی جرمنی میں پھر مشرقی جرمنی میں اور پھر یورپ اور پھر مشرق اور مغرب میں ہر طرف غالب آتی چلی جائے اور ہم جلد تر وہ فتح کا دن دیکھ لیں جسکا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے۔ اب خدام کھڑے ہو کر عہد دہرائیں گے اسکے بعد ہم دعا کرینگے اسکے بعد اللہ کی حفاظت میں ہم آپ سے رخصت ہو جائینگے

مرتبہ: مقصود الحق

تحریک جدید کے ذریعہ جماعت کی آئندہ نسلوں کی حفاظت کا انتظام بھی جاری ہو چکا ہے

وعدوں میں غیر معمولی اضافہ کرنیوالی جماعتوں میں جرمنی صفِ اوّل میں ہے

حضور ایدہُ اللہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ اکتوبر بمقام بیت النور ہالینڈ (خلاصہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے آیت إِنَّ اللهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْوَالَهُمْ وَأَنفُسَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا۔

آج جماعت کی انجمنیں ہوں یا ذیلی تنظیمیں وہ اس آیت کی مصداق نظر آتی ہیں۔ انکا اپنی جانیں پیش کرنا اور اموال پیش کرنا اور اپنے قیمتی متاع کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنا بہت ہی حسین منظر پیش کرتا ہے۔ اس آیت کے مطابق اموال کے ساتھ جان کی قربانی کے مواقع بھی پیش آتے ہیں۔ لیکن جہاں تک باقاعدہ وقفِ زندگی کا تعلق ہے تحریک جدید انجمن احمدیہ سب سے بڑھکر وقفِ زندگی کے نظام کی نمایاں مظہر ہے۔ مالی لحاظ سے بھی یہ دوسری انجمنوں سے پیچھے نہیں۔ فرمایا آج تحریک جدید کے دفترِ اوّل کا باونواں (۵۲) سال ختم ہو رہا ہے اور دفترِ دوم کا بتیسواں (۳۲)، دفتر سوم کا اکیسواں (۲۱) اور دفتر چہارم جس کا میں نے گزشتہ سال اعلان کیا تھا کا پہلا سال ختم ہو رہا ہے۔ روایت کے مطابق اکتوبر کے آخری جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے۔ اس لئے آج میں دفترِ اوّل کے ترپنویں (۵۳) سال کا اعلان کرتا ہوں اور دفترِ دوم کے تینتیسویں، دفتر سوم کے بائیسویں اور دفتر چہارم کے دوسرے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔

فرمایا: جن تنظیموں کے سپرد ذمہ داری تھی انہوں نے بڑے خلوص سے اسے نبھایا ہے جسکی تفصیل بیان کرنا یہاں ممکن نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی محنتوں کو خوب پھل لگائے ہیں۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ وہ خدا جو اس زمانہ میں غیر معمولی طور پر ہماری قربانیوں کے پھل اس طرح بڑھا کر دیتا ہے وہ اخروی زندگی میں بھی ہماری محنت کو ضائع نہیں کریگا۔ حضور ایدہُ اللہ نے مختلف سالوں کا موازنہ کرتے ہوئے اور پاکستان میں موجودہ حالات و مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے افضال کا ذکر فرمایا کہ

کس طرح جماعت نے ان حالات میں قدم ترقی کی جانب رواں دواں رکھا ہے۔ فرمایا وعدوں میں جن جماعتوں نے نمایاں قربانی میں قدم بڑھایا ہے ان میں سے۔ کراچی، ملتان، ساہیوال، پشاور، راولپنڈی اور بہاولنگر قابل ذکر ہیں۔ فرمایا وہ اوّلین لوگ جو دفترِ اوّل میں شامل ہوئے تھے اُن کی قربانیوں کا ہی پھل ہے کہ ساری دنیا میں جماعت کی ترقی ہو رہی ہے اور سو سے زائد ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اس لئے اُنکے نام کیساتھ اُنکے کھاتوں کو بھی زندہ رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ 1150 کھاتے بحال ہو چکے ہیں اور گزشتہ سال مزید 337 کھاتے بحال ہوئے ہیں۔

فرمایا غیر ملکوں میں جماعت کے کثرت سے پھیلاؤ کی وجہ سے اِن کھاتوں کو بحال کرنے کیلئے زیادہ تتبع نہیں ہوا۔ کیونکہ نوجوان نسل میں سے کئی کو اپنے محسنوں کا علم نہیں۔ اس لئے ذہن میں آیا کہ لوگوں کو اپنے آباؤ اجداد کے کارناموں سے روشناس کرایا جائے اور اُن کے محسنوں کے بارہ میں بتایا جائے۔ تحریک جدید کو جو ٹارگٹ دیا گیا تھا کہ جن کھاتوں کو زندہ کرنا ہے اس میں سال رواں میں سات لاکھ کا اضافہ کرنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے گیارہ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔

فرمایا۔ ایک اور بات کی طرف خصوصی توجہ دلائی تھی کہ جماعت کو اس آیت کے دونوں پہلو مدنظر رکھنے چاہئیں کہ صرف مالی قربانی کا معیار ہی اونچا نہ کریں بلکہ افراد کی تعداد بھی بڑھائیں اور مجاہدین کے اضافہ کی

کوشش کریں۔ جس طرح کل آمد میں اضافے کی کوشش کی جاتی ہے۔

چنانچہ انہیں 14 ہزار کا ٹارگٹ دیا گیا تھا اور اگر یہ چودہ ہزار بڑھاتے تو تعداد 60 ہزار ہو جاتی تھی لیکن اطلاع ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعداد 66 ہزار ہو چکی ہے۔

فرمایا دفتر چہارم میں ایک سال کے اندر ہی مجاہدین کی تعداد گیارہ ہزار چار سو پچاس ہو گئی ہے جس میں اکثر بچے ہیں اور کچھ نوجوان ہونگے جو پہلے دفتروں سے رہ گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے ذریعہ جماعت کی آئندہ نسلوں کی حفاظت کا انتظام بھی ہو چکا ہے۔ فرمایا بیرونی ممالک میں اضافوں میں پاکستان کے حالات کا براہ راست دخل ہے۔

ساری دنیا کے ملّاں اگر مل جائیں اور جماعت احمدیہ کو تباہ کرنے کی کوشش کریں

تو خدا تعالیٰ آپکو یقین دلاتا ہے کہ ان کی ہر کوشش کے نتیجہ میں آپ آگے بڑھیں گے آگے بڑھیں گے اور آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

وصولی کی رفتار میں غیر معمولی اضافہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

وعدوں میں غیر معمولی اضافہ کرنے والی جماعتوں میں جرمنی صفِ اوّل میں ہے۔ کینیڈا کی جماعت دوسرے نمبر پر اور ھالینڈ تیسرے نمبر پر برطانیہ چوتھے نمبر پر اور امریکہ پانچویں نمبر پر ہے۔ بعد ازاں غانا، آئیوری کوسٹ، تنزانیہ اور یوگنڈا وغیرہ کا بھی ذکر فرمایا۔ کہ ان ملکوں نے قربانیوں میں آگے بڑھنے میں غیر معمولی رفتار بڑھائی ہے۔ اسی طرح حضور نے دیگر کوائف کا تفصیلی ذکر کیا اور فرمایا کہ خلافتِ رابعہ کے دوران جس طرح غیر معمولی طور پر دشمنوں کی طرف سے مخالفت بڑھی ہے اسی طرح غیر معمولی طور پر قربانی کا جذبہ بھی بڑھا ہے چنانچہ چار سالہ مخالفت کے دور میں پاکستان کی مالی قربانی دگنی ہو گئی ہے اور بیرونی ممالک میں چار سالوں میں جماعت مالی قربانی میں دس گنا آگے بڑھی ہے اور تحریک جدید کا چندہ دوسری مالی قربانیوں کا عشر عشیر بھی نہیں۔

فرمایا وقف کے میدان میں غیر معمولی اضافہ دکھائی دے رہا ہے طوعی کارکنان بڑے جذبہ کیساتھ آگے آ رہے ہیں اور مستقل وقفِ زندگی کی طرف بھی توجہ بڑھ رہی ہے۔ والدین اپنے بچوں کو وقف کر رہے ہیں اور اُن کے چہروں پر بشاشت ہوتی ہے۔ اس لئے بلاشبہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ صرف جماعتِ احمدیہ ہی اس آیت کی مصداق ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَمْوَالَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

فرمایا ایک وہ جنّت ہے جو بعد میں ملے گی لیکن اسی دنیا میں ہمیں اس کے نظارے نظر آ رہے ہیں۔ فرمایا پس اللہ کے فضل کے ساتھ ان وعدوں پر یقین رکھو کہ تمہی ہو جنہوں نے ساری کائنات کا نقشہ بدلنا ہے اور تمہارے سوا اور کوئی نہیں۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جن ملکوں میں ہم رہتے ہیں وہاں مقامی زبان میں مقرر کو خطاب کرنا چاہئیے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو ترجمے کا انتظام ہونا چاہئیے۔ بعد ازاں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری رحمہ اللہ کے برادرِ اصغر حافظ عبد الغفور صاحب سابق مبلغ جاپان اور ایک مقامی ڈچ دوست عبد اللطیف صاحب VANLEEUWAN جن کی عمر 86 سال تھی کی نماز جنازہ غائب کا اعلان فرمایا۔ بعد ازاں فرمایا ایک امر کا ذکر بھول گیا تھا کہ نئے سال کے آغاز کے موقع پر جماعتیں آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ امسال جماعت احمدیہ انگلستان نے نئے سال کے وعدے بھجوا دیئے ہیں۔

فرمایا جب میں انگلستان میں آیا تھا تو انکا تحریک جدید کا وعدہ 35,000 پونڈ تھا۔ اگلے سال 50,000 پونڈ کر دیا اور امسال ساٹھ ہزار پونڈ کر دیا ہے۔

ناصر باغ گروس گیراؤ میں

مجلس خدام الاحمدیہ کا تیسرا سہ روزہ سالانہ یورپین اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

حضرت خلیفۃ المسیح کے روح پرور خطابات، مجالس عرفان، مجلس شوریٰ علمی و ورزشی مقابلوں کا انعقاد

(رپورٹ مرتبہ قمر احمد عطاء)

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کے زیر اہتمام خدام الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ یورپین اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل کیساتھ مؤرخہ ۲۴، ۲۵، ۲۶، اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام ناصر باغ گروس گیراؤ منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں چھ ممالک سے کل 1980 خدام نے شمولیت کی جبکہ ان میں مغربی جرمنی سے شامل ہونیوالے خدام کی تعداد 1835 تھی۔ اجتماع کی سب سے اہم خصوصیت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی از راہِ شفقت خصوصی طور پر اس موقعہ پر جرمنی میں تشریف آوری تھی۔ خدام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطابات سُننے کے علاوہ حضرت امیر المؤمنین کی مجالس عرفان سے مستفید ہونیکا موقعہ ملا۔ علاوہ ازیں ملاقاتوں کے پروگرام میں اپنے آقا سے ذاتی طور پر ملنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ حضور پُرنور اپنے قیام کے دوران دیگر جماعتی مصروفیات کے باوجود زیادہ وقت خدام کو دیتے رہے۔ حضور کے انتہائی شفقت بھرے سلوک کو لفظوں میں بیان کرنا ناممکن ہے۔

انتظامات و تیاری:۔ حضرت امیر المؤمنین نے لندن سے فرانکفرٹ پہنچنے پر نیشنل قائد صاحب مغربی جرمنی سے اجتماع کے جملہ انتظامات اور بالخصوص مہمانوں کی رہائش کے انتظام کے متعلق استفسار فرمایا۔ قائد صاحب نے حضور اقدس کی خدمت میں تفصیلات عرض کیں جس پر حضور ایدہ اللہ نے بیش قیمت ہدایات ارشاد فرمائیں۔

اجتماع کے انعقاد کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کے موصول ہوتے ہی مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی نے تیاری شروع کر دی چنانچہ نیشنل قائد صاحب کی زیر نگرانی ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دیگئی۔ اکیس مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے۔ منتظمین نے اپنے اجلاس منعقد کر کے انتظامات کو آخری شکل دی۔ اجتماع کے تمام پروگرام (ماسوائے کھیلوں کے پروگرام کے کچھ حصّہ کے) ناصر باغ میں منعقد ہونے تھے اس لئے ان شعبہ جات نے 21 اکتوبر سے وہاں اپنے عارضی دفاتر قائم کر کے باقاعدہ کام شروع کر دیا۔

وقار عمل:۔ خدام نے ناصر باغ گروس گیراؤ اور مسجد نور فرانکفرٹ میں (جہاں حضور نے قیام بھی فرمانا تھا) مسلسل شب و روز وقار عمل کر کے صفائی و تزئین کے کام بفضلِ تعالیٰ وقت سے پہلے ہی ختم کر لئے۔

مؤرخہ 23 اکتوبر کو مکرم نیشنل قائد صاحب اور منتظم صاحب خدمت خلق کو محترم امیر صاحب کی رفاقت میں بلجیم جا کر حضرت اقدس امیر المومنین کا استقبال کرنیکا شرف حاصل ہوا۔ حضور ایدہ اللہ کی فرانکفرٹ تشریف آوری پر فرانکفرٹ اور باہر کے متعدد خدام کو احاطہ مسجد نور میں حضور کو اَھلاً وَّ سَھلاً وَّ مَرحَباً کہنے کی سعادت بھی ملی

جمعۃ المبارک و افتتاح:۔ 24 اکتوبر اجتماع کا پہلا روز تھا۔ صبح 9 بجے سے خدام کی رجسٹریشن کا کام شروع ہو گیا۔ خدام قطاروں میں لگ کر شعبہ استقبال میں اپنی رجسٹریشن کرواتے اور مقامِ اجتماع میں داخل ہوتے۔ 11 بجے محترم امیر صاحب نے مقام اجتماع کا معائنہ کیا چونکہ حضور کے ارشاد کے مطابق پروگرام میں کچھ تبدیلی کی گئی تھی اس لئے تمام خدام نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے پنڈال میں پہنچ گئے۔

اجتماع کے پروگراموں کیلئے ایک خوبصورت وسیع خیمہ میں پنڈال بنایا گیا تھا جسمیں نہایت دیدہ زیب بینرز آویزاں تھے۔ ان بینرز پر جو عبارتیں لکھی تھیں اُن میں کلمہ طیبہ، لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ،

Wahrlich, Die Wahre Religion vor Allah ist Islam.

وغیرہ شامل تھیں۔

ٹھیک بارہ بج کر بنتالیس منٹ پر جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ پنڈال میں تشریف لائے تو خدام نے والہانہ عقیدت کے ساتھ پُر وقار طریق پر حضور کو خوش آمدید کہا۔ اذان کے بعد حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جسمیں حضور نے فرمایا کہ

جرمنی کے بسنے والے احمدی ہوں یا یورپ کے دیگر جماعتوں کے بسنے والے احمدی جو آج اس خالصتاً دینی اجتماع کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں یہی میرا اُن کے نام پیغام ہے کہ آج آپ امن کے محافظ کے طور پر دُنیا میں قائم کئے گئے ہیں۔ آج اسلام کے نمائندہ اور ایمبیسی ڈر یا سفراء کے طور پر آپ دُنیا میں نکلیں جہاں کہیں سے بھی آپ آئیں جہاں کہیں بھی آپ جانے والے ہوں آپ کی یہ حیثیت اوّلین حیثیت ہونی چاہیئے کہ آپ اسلام کے سفیر ہیں یعنی امن کے سفیر ہیں اور اُس امن کے سفیر ہیں جو واقعاتی طور پر آپ نے پالیا ہے آپ کی زندگیوں میں واضح ہو چکا۔ اُس امن کی تلاش کرتے رہیئے جب تک وہ امن آپ کو نصیب نہ ہو۔ اور دُنیا کو موقعہ دیں کہ وہ امن آپ سے حاصل کرے اس حیثیت میں زندہ رہیں گے آپ تو یقیناً ایک فاتح کی حیثیت سے زندہ رہیں گے۔

خطبہ جمعہ کے دوران پنڈال بھر چکا تھا اور جگہ کی کمی کے باعث بہت سے خدام نے پنڈال سے باہر خطبہ سنا اور نماز ادا کی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور پرچم کشائی کی تقریب کیلئے پنڈال سے باہر تشریف لےگئے ہوئے خدام الاحمدیہ لہرانے سے قبل حضور نے یورپین ممالک کے نیشنل، ریجنل اور قائدین مجالس کو جو قطار میں کھڑے تھے مصافحہ کا شرف بخشا۔ جونہی حضور اقدس نے پرچم لہرایا تو خدام نے پُر جوش نعرے لگائے۔

افتتاحی اجلاس

ڈیڑھ بجے افتتاحی اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب انور نے کی جبکہ محمد الیاس صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کے کچھ اشعار ترنم سے پڑھکر سنائے۔ عہد دوہرانے کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ سے مغربی جرمنی میں جرمن زبان میں بھی عہد دوہرایا جائے۔

دو بج کر پانچ منٹ پر حضور کا افتتاحی خطاب شروع ہوا جسمیں حضور نے خطبہ جمعہ کے مضمون کے تسلسل میں فرمایا کہ آج اگر عالمِ اسلام پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ کیا عالم اسلام کو امن نصیب ہے کیا انکے ہاں خدا کے حضور کامل اطاعت کا رنگ ہے تو علم ہوتا ہے کہ عالم اسلام میں اس آیت کی صداقت کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے آج بد قسمتی سے بدامنی کا وہ گہوارہ عالم اسلام ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا تھا کہ اللہ کے نزدیک اگر کوئی دین ہے تو صرف وہ اسلام ہے حضور نے مزید فرمایا کہ آج اسلام کی سچائی کا دارومدار اور دُنیا کا امن آپ سے وابستہ ہے اور یہ صرف نظریات سے نہیں بلکہ عملی طور پر ثابت کرنا ہوگا کیونکہ قرآنی شرط یہ ہے کہ ایمان لانیکے بعد نیک اعمال سے اُس کو سچا ثابت کرنا ضروری ہے۔ حضور کا یہ خطاب 35 منٹ تک جاری رہا

علمی و ورزشی مقابلہ جات:۔ حضور کے خطاب کے بعد خدام نے کھانا کھایا جسکے بعد اجتماع کے دوسرے پروگرام جاری رہے جنمیں علمی و ورزشی مقابلہ جات شامل تھے۔ پہلے دن کے علمی مقابلہ جات میں مقابلہ تلاوت اور آذان تھے جنمیں کل 58 خدام نے حصہ لیا۔ ورزشی مقابلہ جات میں اونچی چھلانگ، کلائی پکڑنا اور گولہ پھینکنے کے مقابلوں میں 85 خدام نے حصہ لیا۔ علمی مقابلوں کے اختتام پر دوئم اور سوئم

پوزیشن حاصل کرنیوالے خدام کو مہمان خصوصی مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ سلسلہ ہالینڈ نے انعامات دیئے۔

مجلس عرفان:- نماز مغرب اور عشاء کے بعد جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ نے تشریف لا کر پڑھائیں مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ خدام نے حضور سے مختلف اُمور کے متعلق سوالات پوچھے جنکے حضور نے علم کی گہرائیوں سے پُر نہایت جامع جوابات دیئے۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کو رواں جرمن ترجمہ کرنیکی سعادت ملی۔

دوسرا دن

صبح نماز فجر اور درس قرآن کریم و حدیث کے بعد خدام بسوں کے ذریعہ مقام اجتماع سے سیدھے مسجد نور کے سامنے والی سپورٹس گراؤنڈ میں پہنچے۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے جنمیں دوڑیں، والی بال اور فٹ بال شامل تھے۔

سپورٹس گراؤنڈ میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری

اِن مقابلوں کی خصوصیت یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ ازراہِ شفقت گراؤنڈ میں تشریف لائے اور فٹبال کا فائنل میچ ملاحظہ فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے موسم کی خرابی سردی اور بارش کے باوجود قریباً ایک گھنٹہ تک وہاں قیام فرمایا اور خدام کے مقابلوں میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا حضور نے اطفال سے بھی انکے میچوں کے بارہ میں استفسار فرمایا۔ پیارے آقا کی یہ غیر معمولی شفقت خدام کیلئے ازحد حوصلہ افزائی کا موجب بنی۔

ورزشی مقابلہ جات کے اختتام پر مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ سوئٹزرلینڈ نے دوئم اور سوئم آنیوالے کھلاڑیوں اور ٹیموں کو انعامات دیئے آپ نے مختصر سی تقریر میں کہا کہ مومن ایک فعال زندگی گذارتا ہے اور روحانی زندگی کے ساتھ جسمانی زندگی کے حسن کو بھی نکھارتا ہے اسطرح سے ہر ایسا کام جس کے پیچھے ایک نیک نیت ہوتی ہے نیکی اور عبادت کا رنگ اختیار کر جاتا ہے۔ آپ نے دعا کی کہ اللہ اس تقریب کے ذریعہ آپکو روحانی برکتیں عطا کرے جو کہ تقریب کا اصل مقصد ہے۔

بعد ازاں خدام بسوں کے ذریعہ واپس مقام اجتماع کی جانب روانہ ہوئے کھانے کے بعد تقاریر کے مقابلے ہوئے جنمیں انگریزی جرمن اور اردو زبان کی تقاریر شامل تھیں۔ سترہ خدام نے ان میں حصہ لیا۔ ازاں بعد مشاہدہ معائنہ کے مقابلہ میں 27 خدام شامل ہوئے

دوسرے روز مجلس عرفان:- شام کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء پڑھائیں اور پھر مجلس عرفان کیلئے رونق افروز ہوئے۔ یہ نہایت ہی دلچسپ اور ایمان افروز مجلس قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ حضور انور نے ایک جرمن اور ایک عرب دوست کے متعدد سوالوں کے جوابات بھی دیئے۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد

اجتماع کے تیسرے اور آخری روز مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ منعقد ہوئی جسکا آغاز محترم امیر صاحب کی افتتاحی تقریر سے ہوا۔ امیر صاحب نے فرمایا آئندہ سے شوریٰ کی کاروائی انگریزی زبان میں ہوا کریگی کیونکہ انگریزی رابطہ کی زبان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اجتماعات خدام کے تربیتی مقاصد کیلئے منعقد ہوتے ہیں۔ کسی ہنگامی صورتِ حال، نقائص یا مشکل حالات میں بڑے صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کرنا چاہیئے آپ نے باہمی یکجہتی پیار اور محبت کی فضا کو قائم رکھنے اور برادرانہ تعلقات کو فروغ دینے پر زور دیا۔ امیر صاحب نے خدام کو بچوں کی تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دلائی۔

شوریٰ کی بقیہ کاروائی کی صدارت نیشنل قائد جرمنی فلاح الدین خان صاحب نے کی۔ ایجنڈا کی تجاویز پر جن خدام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اُنمیں عبد الباری صاحب یو۔ کے، وسیم صدیقی صاحب ہالینڈ مبشر احمد کاہلوں صاحب جرمنی۔ مبشر مجید صاحب طاہر محمود صاحب چوہدری نعیم الدین صاحب جرمنی شامل تھے۔ شوریٰ میں کل چالیس ممبران شامل ہوئے جبکہ 29 زائرین نے کاروائی سُننے کا موقعہ حاصل کیا۔ مبلغ سلسلہ مکرم بشارت محمود صاحب کاروائی

کے دوران ممبران کو شوریٰ کے قواعد وضوابط سے آگاہ کرتے رہے۔

شوریٰ کی کاروائی کے اختتام پر پنڈال میں پیغام رسانی کا مقابلہ ہوا جسمیں 4 ٹیموں نے حصّہ لیا۔ اس سے قبل نیشنل قائد صاحب نے اجتماع کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا آخری روز ورزشی مقابلہ جات کے فائنل مقابلے کھیلے گئے۔

اختتامی اجلاس

اجتماع کا آخری اجلاس 2 بجے بعد نماز ظہر و عصر حضور ایدہ اللہ کے زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سلیم گیلانی صاحب نے کی خالد محمود صاحب اور غلام سرور صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ اسکے بعد نیشنل قائد صاحب مغربی جرمنی نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی پھر مختلف مقابلہ جات میں اوّل پوزیشن حاصل کرنیوالے اطفال و خدّام کو حضور اقدس نے اپنے دست مبارک سے انعامات دیئے۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے خدّام سے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ حضور نے اجتماع کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی احسان کا ذکر فرمایا اور توقع سے بڑھکر خدّام کی حاضری پر اظہار خوشنودی فرمایا حضور نے فرمایا کہ اس ملک کو محمد مصطفی صلعم کے دین کیلئے آپ نے فتح کرنا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں فتح سے مراد دلوں اور روحوں پر قبضہ ہے اور حقیقت میں ہماری فتح سے مراد دنیاوی فتح نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جرمن قوم میں اسلام قبول کرنیکی صلاحیتیں دیگر یورپی قوموں سے بہت زیادہ ہیں۔ لیکن جب تک ہر احمدی فرد مبلغ نہیں بن جاتا اُسوقت تک جرمنی کو مسلمان بنا لینا ایک موہوم خیال ہے۔ اس لئے اپنے وجودوں میں حیرت انگیز تبدیلی کی ضرورت ہے۔

حضور کا یہ پرروح پرور خطاب تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور نے عہد دہرایا ازاں بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر جرمن زبان میں بھی عہد دوہرایا گیا۔ آخر میں حضور اقدس نے دعا کروائی اور اس طرح خدّام الاحمدیہ کا یہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کیساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

خدام کی روانگی:۔ خدام اپنے ایمانوں میں ایک نئی تازگی اور ولولہ لیکر اور روحانی برکات سمیٹ کر خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے واپس روانہ ہو گئے۔ مکرم نیشنل قائد صاحب مغربی جرمنی نے بسوں کے قافلوں کو الوداع کہتے ہوئے خدام پر زور دیا کہ وہ خدا کے فضل سے ایک نئی روح لیکر یہاں سے جا رہے ہیں اور جاتے ہی حضور کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کیلئے تن من، دھن ایک کر دیں اور اسلام کی فتح کیلئے حضرت امیر المؤمنین کی خواہش کے مطابق اپنے دلوں کو بدل کر رکھ دیں۔ بہت سے خدام مجلس عرفان کے پروگرام کے باعث ناصر باغ ہی میں ٹھہر گئے اور پھر اگلے روز یہاں سے روانہ ہوئے دوران اجتماع حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سابق مبلغ سوئٹزر لینڈ۔ مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ لئیق احمد منیر صاحب۔ حامد کریم صاحب اور البشارت محمود صاحب مبلغین سلسلہ نے صدارت اور منصفین کے فرائض انجام دیئے۔

سائیکل سواران:۔ اجتماع کے موقعہ پر مجلس HERLESHAUSEN مغربی جرمنی کے تین خدام 260 کلومیٹر کا فاصلہ تقریباً 17 گھنٹے میں طے کر کے اور مجلس HOFBIEBER کے دو خدام 160 کلومیٹر کا فاصلہ 12 گھنٹے میں طے کر کے ناصر باغ پہنچے۔

اطفال کا اجتماع

اطفال الاحمدیہ کے اجتماع میں اطفال کی کل تعداد 80 تھی۔ انمیں دو اطفال ہالینڈ سے تین سوئٹزرلینڈ اور 16 اطفال انگلستان سے شامل ہوئے اطفال نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ آخری روز اختتامی اجلاس میں مبلغ سلسلہ لئیق احمد صاحب منیر نے اپنی تقریر میں بچوں کو سچ بولنے، بڑوں کا ادب کرنے اور یورپ کے ماحول سے اپنے آپ کو بچانے کی طرف توجہ دلائی

باقی صفحہ 24 پر

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کہ "سالِ رواں کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سال کے طور پر منایا جائے" کے مطابق تمام جماعتیں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ؐ کا انعقاد کریں۔ اور ان جلسہ جات کی رپورٹیں بھی ارسال کریں۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ ہر سال نومبر میں سیرۃ النبی ؐ کے موضوع پر جماعتوں میں جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے امسال خاص طور پر جماعتیں اسطرف غیر معمولی توجہ کریں۔

(نیشنل سیکریٹری تعلیم و تربیت)

(بقیہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع صفحہ 23 سے)

آپ نے کہا کہ قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے میں اپنا وقت صرف کریں۔ بعد میں آپ نے دوئم اور سوئم انعام حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کیے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ یورپین اجتماع میں حاضری کا تفصیل ہے:-

جماعت	تعداد خدام		
مغربی جرمنی	1835	ہالینڈ	10
انگلستان	130	سویڈن	1
بلجیم	1	سوٹزرلینڈ	2
ناروے	1		

اخبار احمدیہ کیلئے کمیٹی کا قیام

مکرم امیر صاحب مغربی جرمنی نے اخبار احمدیہ کے لیئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی ہے - اراکین کے اسماء درج ذیل ہیں

1- مکرم چوہدری شریف خالد صاحب (نائب امیر)
2- عبدالرحیم احمد صاحب (جنرل سیکرٹری)
3- قمر احمد صاحب عطاء
4- مقصود الحق صاحب
5- مغفور احمد (مدیر اخبار احمدیہ)

بی بی سی ریڈیو لندن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی انٹرویو

بی۔ بی۔ سی لندن کی ورلڈ سروس نے 23 جولائی سنہ 1986ء بروز بدھ پونے چار بجے بعد دوپہر "Report on Religion" کے موضوع پر ایک پروگرام پیش کیا جسمیں مختلف ممالک میں مذہب کے نام پر ہونیوالے ظلم و تشدد کے متعلق رپورٹ پیش کی۔ اس پروگرام کے آخر میں پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہونیوالے مظالم کا بھی ذکر کیا گیا اور اس سلسلہ میں حضور انور کا تین منٹ کا ایک انٹرویو بھی پیش کیا۔ انٹرویو لینے والی خاتون نے حضور انور سے چار سوالات کئے جو درج ذیل تھے:

(1) جماعت احمدیہ کی مخالفت کیوں ہو رہی ہے؟
(2) کیا یہ درست ہے کہ بانی جماعت احمدیہ نے اپنے دعوای کی غرض صلیب توڑنا بتائی ہے؟
(3) بانی سلسلہ احمدیہ کا پیغام کیا ہے؟
(4) جماعت احمدیہ اپنے بانی کے پیغام کو کس طرح پھیلا رہی ہے؟

حضور انور نے ان سوالوں کے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ خدا کے ماموروں کی ہمیشہ مخالفت ہوتی رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بانی جماعت احمدیہ کی بھی مخالفت ہوئی اور ہو رہی ہے۔ جہاں تک صلیب توڑنے کا تعلق ہے اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب اس صلیب کو توڑنے آئے، جس نے حضرت عیسیٰؑ کو مصلوب بنا کر نعوذ باللہ لعنتی بنایا۔ بالفاظ دیگر حضرت عیسیٰؑ کی عزت اور آپ کے صحیح مشن کو دنیا کے سامنے پیش کرنا مقصود ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پیغام بتاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا مقصد اسلام کی صحیح و اعلیٰ و افضل تعلیم کی تبلیغ کرنا ہے۔ پیغام پھیلانے کے طریق کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے ساری دنیا میں مشن قائم کئے ہوئے ہیں اور ہم محبت کے ساتھ لوگوں کے دل جیت کر انہیں اسلام میں داخل کرینگے۔

ابتداء میں رپورٹر خاتون نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ دنیا میں جماعت احمدیہ کی تعداد ایک کروڑ ہے اور حکومت پاکستان نے انہیں زبردستی غیر مسلم قرار دیا ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر)

ماہ ستمبر ۱۹۸۶ کی رپورٹ کارگزاری ارسال کرنیوالی جماعتوں کے اسماء شکریہ کے ساتھ درج ذیل ہیں بقیہ مجالس کے صدران سے باقاعدگی کیساتھ رپورٹ ارسال کرنیکی گذارش ہے (جنرل سیکرٹری)

(1) WEISSENHEIM (2) STUTTGART (3) EUTIN
(4) OBERKIRCHEN (5) AUGSBURG (6) AACHEN
(7) BADNEUHEIM (8) HANIELN (9) NÜRNBERG
(10) KOBLENZ (11) OSNABRÜCK (12) RATINGEN
(13) DATTELN (14) STADE (15) HEILBRONN
(16) BALINGEN (17) KAISERSLAUTERN

التواء مجلس شوریٰ

مجلسِ شوریٰ مغربی جرمنی جو ۲۱، ۲۲ نومبر ۱۹۸۶ کو کولون مشن ہاؤس میں منعقد ہونیوالی تھی بعض ناگزیر مجبوریوں کے باعث اب انشاء اللہ ۶، ۷، ۸ فروری ۱۹۸۷ کو "بیت النصر" کولون میں منعقد ہوگی۔

احباب نئی تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

نیز اب تجاویز برائے شوریٰ اور نمائندگان برائے شوریٰ کے اسماء فرنکفرٹ مشن کو ارسال کرنیکی تاریخ ۲۵ نومبر تک بڑھادی گئی ہے جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی بہت سی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک اُن کے چناؤ کی اطلاع نہیں ملی۔ اور اگر ابھی کسی جماعت میں نمائندگان کا انتخاب عمل میں نہیں آیا تو صدرانِ جماعت سے درخواست ہے کہ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اب بھی انتخاب کرواکر اُس کی رپورٹ مرکز فرنکفرٹ میں ارسال کریں۔

(سیکرٹری مجلسِ شوریٰ)

اخراج از نظامِ جماعت

احبابِ جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جا رہا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل دو افراد کو اخراج از نظامِ جماعت کی سزا دی ہے

(۱) شوکت مجید ولد چوہدری عبد المجید صاحب ساکن ربوہ پاکستان

(۲) تنویر احمد ولد مرزا بشیر احمد صاحب ساکن ربوہ پاکستان

(جرمنی میں دونوں کا ایڈریس WIENER STR. 81
6000 FRANKFURT/M.)

(امیر جماعت احمدیہ)

ولادت

مکرم حمید الدین ناصر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۷، ۱۰، ۸۶ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام سعید الدین احمد رکھا ہے۔

• مکرم محمد احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام رضیہ عنبر رکھا ہے۔

احبابِ جماعت ان نومولودان کیلئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان دونوں کو نیک اور دین کی خدمت کرنیوالے بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلانات

مندرجہ ذیل موصی و موصیات اگر یہ اعلان پڑھیں یا کوئی دوست انکو جانتے ہوں تو دفتر ھذا کو فوری طور پر اطلاع دیں۔ مرکز سلسلہ سے ان موصیان سے متعلق بہت اہم خطوط موصول ہوئے ہیں۔

نام	وصیت نمبر
1۔ شمیم بشریٰ صاحبہ	20458
2۔ امۃ المتین نصیر صاحبہ	25491
3۔ نصیر احمد خان صاحب ولد حبیب اللہ خان	25522
4۔ صدیقہ نصرت اہلیہ چوہدری محمود احمد	20984
5۔ عبد المنان انجم صاحب	21940
6۔ بشریٰ صدیقہ صاحبہ	22463
7۔ عبد الرشید ناز بھٹی	12896

(سیکریٹری مال)

اعلان شعبہ مال

1۔ جن جماعتوں نے بجٹ برائے سال 1986/87 ابھی تک ارسال نہیں کئے فوری طور پر بھجوادیں۔

2۔ جو دوست اپنا چندہ باقاعدہ Dauerauftrag کے ذریعہ ارسال کرتے ہیں اپنا مکمل پتہ اور پورا نام مرکز کو تحریر کریں۔ اسی طرح چندہ کی مکمل تفصیل بھی تحریر کیا کریں۔ صدور و سیکریٹری مال اس بات کی نگرانی کریں کہ چندہ اور گوشوارہ بیک وقت مرکز کو ارسال کریں۔

(سیکریٹری مال)

ارشاداتِ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کی تمام صفات کو اپنی ذات کے ہر پہلو میں اسطرح جذب کر لیا کہ گویا آپؐ خدا نما وجود بن گئے

آپؐ اس رنگ میں خدا نما وجود بنے کہ جس کا تصور بھی پہلے انسان کیلئے ممکن نہیں تھا اسی لئے آپؐ اسوۂ حسنہ قرار پائے

حکمت کا سب سے بڑا شہزادہ جو دنیا میں ظاہر ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں

(۱) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کامل اسوہ بنائے گئے، سو آپؐ اسی طریق پہ کامل اسوہ ٹھہرے کہ اپنے ربّ کی تمام صفات کو اپنی ذات کے ہر پہلو میں اسطرح جذب کر لیا کہ گویا آپؐ خدا نما وجود بن گئے۔ ایک ایسا خدا نما وجود جس کا تصور بھی پہلے انسان کیلئے ممکن نہیں تھا تب آپؐ بندوں پر مہربان ہوگئے جیسا کہ فرمایا بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (التوبۃ) اور سارے عالمین کیلئے رحمت بن گئے جیسے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء) چنانچہ جب بندے کو خدا کی صفات عطا ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ میں بندوں کی تقدیر دیدیا کرتا ہے اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ کوئی نبی خدا کی صفتِ مالکِ یوم الدین کا اس طرح مظہر نہیں بنا ان معنوں میں کہ اللہ نے اسکو مالکیت عطا فرمائی ہو جسطرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کیونکہ آپؐ کامل طور پر اسی طرح خدا کے ہوگئے کہ خدا کی مخلوق پھر کامل طور پر آپؐ کے سپرد کر دی گئی اور ان معنوں میں آپؐ مالک یوم الدین بنائے گئے پھر اسی مضمون کو جب آگے چلا کر دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن شفاعت کرنیوالا وجود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے اور اس لئے آپکو شفاعت کے لائق ٹھہرایا گیا کہ اس دنیا میں آپؐ مالک بننے کے اہل قرار دیئے گئے تب اُس دنیا میں بھی آپؐ کو شفاعت کا حق دیا گیا کیونکہ بغیر کسی استحقاق کے بخشش کا تصور مالکیت کے سوا ممکن نہیں اور وہ وجود جو اپنے ربّ، اپنے مالک کے سب سے زیادہ قریب تھا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی تھے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۹ر نومبر ۱۹۸۲ء۔ مطبوعہ الفضل ۲۶ر فروری ۱۹۸۳ء صـ۳)

(۲) "پس جہاں تک اسوۂ حسنہ کا تعلق ہے وہ ایک ہی ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوہ۔ ہمارے اپنے پیمانے، ہماری ذاتی اصلاح کے پیمانے سب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیمانے پر جا کر ختم ہو جاتے ہیں وہی ایک کسوٹی ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۲ر نومبر ۱۹۸۲ء مطبوعہ الفضل ۲۱ر نومبر ۱۹۸۲ء صـ۳)

(۳) "حکمت کا سب سے بڑا شہزادہ جو دنیا میں ظاہر ہوا وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں پس آپؐ نے ادنیٰ کو قربان کیا اعلیٰ کی خاطر اور خود کیا ہو گئے، دیکھئے ایک طرف انسان بندروں میں منتقل ہو رہا ہے ادنیٰ جانوروں میں تبدیل ہو رہا ہے اور دوسری طرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس رستہ کو اختیار کر کے کیا بن گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (الانفال آیت: ۱۸)

یعنی اے میرے بندے تو وہ ہو چکا ہے کہ جب تُو نے تیر چلایا تو تُو نے وہ تیر نہیں چلایا خدا نے تیر چلایا۔ تُو نے اپنے وجود کو کامل طور پر اپنے ربّ میں کھو دیا ہے تیری ہر حرکت اور ہر سکون خدا کی حرکت اور خدا کے سکون میں تبدیل ہو چکا ہے۔"

(لجنہ اماء اللہ کراچی سے خطاب بتاریخ ۲۹ر جولائی ۱۹۸۲ء مطبوعہ الفضل ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)

عزیز "اخبارِ احمدیہ" میں اشتہارات دیکر کاروبار کرنیوالے احباب اپنی تجارت کو فروغ دیں (ادارہ)